صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 16 اگست 2018ء بمطابق 04 ذی الحج 1439 ہجری صبح گیارہ بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ وَاِلَی اللّٰہِ الْمَصِیْرُ O بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ O تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ O لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰہِ فِیْ شَیْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْھُمْ تُقٰۃً قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ۔

(ترجمہ): کہو! خدایا! ملک کے مالک! تو جسے چاہے، حکومت دے اور جسے چاہے، چھین لے جسے چاہے، عزت بخشے اور جس کو چاہے، ذلیل کر دے بھلائی تیرے اختیار میں ہے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ رات کو دن میں پروتا ہوا لے آتا ہے اور دن کو رات میں جاندار میں سے بے جان کو نکالتا ہے اور بے جان میں سے جاندار کو اور جسے چاہتا ہے، بے حساب رزق دیتا ہے۔ مومنین اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق اور دوست ہر گز نہ بنائیں جو ایسا کرے گا اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں ہاں یہ معاف ہے کہ تم ان کے ظلم سے بچنے کے لئے بظاہر ایسا طرز عمل اختیار کر جاؤ مگر اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور تمہیں اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیم۔

حلف وفاداری/رکنیت

جناب سپیکر: عزیز اللہ جان صاحب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی سیٹ پر کھڑے ہو جائیں اور اوتھ لے لیں۔

(اس مرحلہ پر جناب عزیز اللہ خان، نو منتخب رکن اسمبلی نے رکنیت کا حلف اٹھایا)

(حلف نامہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

جناب سپیکر: آپ سے گزارش ہے کہ دستخط کر دیں رجسٹرڈ پہ۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب رکن نے حاضری رجسٹرڈ پر اپنے دستخط ثبت کئے)

جناب سپیکر: شیر اعظم صاحب، شیر اعظم صاحب تشریف لائے ہیں؟ شیر اعظم صاحب! آپ کل تھوڑا ناراض ہو گئے تھے، الیکشن کے بعد میں آپ کو ٹائم دوں گا، آج یہ الیکشن ہو جائے After that I will give you time.

جناب شیر اعظم وزیر: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

Mr. Speaker: After election, I will give you time.

پہلے یہ الیکشن ہو جائے، اس کے فوراً بعد میں آپ کو ٹائم دیدوں گا ان شاء اللہ، ابھی الیکشن پہلے کرتے ہیں After that، آپ تشریف رکھیں، ذرا ہم تھوڑا ساوہ کر رہے ہیں۔

قائد ایوان کا چناؤ

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی! مورخہ 15 اگست 2018ء کو وزیر اعلیٰ کے انتخاب کے لئے میاں نثار گل صاحب، ایم پی اے اور جناب محمود خان صاحب، ایم پی اے، ممبران صوبائی اسمبلی کی طرف سے کاغذات نامزدگی موصول ہوئے جو کہ درست قرار پائے گئے، چونکہ ابھی ممبران آ رہے ہیں، لطف الرحمان صاحب بھی راستے میں ہیں، اور لوگ بھی ہیں تو ہم پانچ منٹ Bells بجاتے ہیں، پانچ منٹ Bells بجاتے ہیں اور جی؟۔۔۔۔

ایک آواز: پندرہ منٹ۔

جناب سپیکر: نہیں، پہلے پانچ منٹ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! یہ تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم! آپ تشریف رکھیں، آپ کو پورا موقع دیا جائے گا جب وقت آئے گا، میں قانون سے ہٹ کر بالکل نہیں چلاؤں گا، بالکل قانون کے مطابق چلاؤں گا۔ ہم آپ سے درخواست کریں گے کہ

آپ ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کریں، آپ کے تعاون سے اس اسمبلی میں بہت اچھا کام چلے گا، Smooth ہو گا، آپ کو ہمیشہ۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: ہم نے ہمیشہ تعاون کیا ہے لیکن ہمارے ساتھ تعاون نہیں کیا گیا۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کو چیئر کی طرف سے کوئی شکایت نہیں ہوگی ان شاء اللہ۔

(شور)

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی جارہی ہیں)

<u>جناب سپیکر</u>: نگہت بی بی! کل سے ہم آپ سے ڈر گئے ہیں، اس لئے ہم کہتے ہیں کہ ممبرز پہنچیں، ٹریفک میں پھنسے ہوئے لوگ ارد گرد بہت سارے، اصل میں باہر رش ہے بہت زیادہ اور۔۔۔۔۔

(شور)

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

<u>جناب سپیکر</u>: انتخاب کا جو طریقہ کار ہے، وہ یہ ہے کہ جو معزز اراکین اسمبلی میاں نثار گل صاحب، ایم پی اے امیدوار برائے وزیر اعلیٰ کے حق میں ووٹ دینا چاہتے ہیں، وہ اراکین اسمبلی لابی نمبر ایک میں تشریف لے جائیں گے، جب میں اعلان کروں گا، وہاں سامنے لابی نمبر ون میں، اور جو اراکین اسمبلی محمود خان صاحب، ایم پی اے امیدوار برائے وزیر اعلیٰ کے حق میں ووٹ دینا چاہیں گے، وہ لابی نمبر ٹو میں اس طرف چلے جائیں گے اور اس کے ساتھ ہی میں آرڈر کرتا ہوں کہ اسمبلی کے دروازے بند کر دیئے جائیں اور اب اس کے بعد کوئی شخص جب تک الیکشن کا ریزلٹ اناؤنس نہیں ہوتا، نہ ہاؤس کے اندر آسکے گا نہ باہر جا سکے گا۔ The doors should be locked. Okay, I request all the Members, to proceed to their lobbies' whereever they like to go.

(اس مرحلہ پر ایوان کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے)

(اس مرحلہ پر اراکین اسمبلی قائد ایوان کے انتخاب کے لئے لابیوں میں تشریف لے گئے)

<u>جناب سپیکر</u>: ممبرز سے ریکویسٹ ہے To please come on their seats please, take yours seats please. The result is received and completed; please take your seats تاکہ میں اناؤنس کر سکوں، All the honorable MPAs are requested to please take their seats، Division of House کے بعد جو ریزلٹ ابھی مجھ تک پہنچا ہے، I like to announce that۔ جناب میاں نثار گل صاحب، ایم پی اے کے

حاصل کردہ ووٹ کی کل تعداد تینتیس (33)، (تالیاں) جناب محمود خان صاحب، ایم پی اے کے حاصل کردہ ووٹوں کی تعداد ستتر (77) (تالیاں) لہذا نتیجے کے مطابق جناب محمود خان صاحب، ایم پی اے وزیر اعلیٰ کے عہدے کے انتخاب میں کامیاب قرار پائے ہیں (تالیاں) جنہوں نے ایوان کی مطلوبہ اکثریت سے زیادہ ووٹ حاصل کر لیے ہیں۔ میں اسمبلی سیکرٹریٹ اور اپنی جانب سے جناب محمود خان صاحب! آپ کو قائد ایوان منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (تالیاں) شیر اعظم وزیر صاحب۔

سپاس تہنیت

جناب شیر اعظم وزیر: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ جناب سپیکر صاحب! آج بڑا خوشی کا مقام ہے کہ جمہوریت دیکھی جارہی ہے اور ہم اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، محسوس کر رہے ہیں اور Decent manner میں خواہ وہ سپیکر صاحب کا انتخاب تھا خواہ وہ ڈپٹی سپیکر کا تھا یا جناب وزیر اعلیٰ صاحب کا، جمہوری انداز میں انتہائی پر امن ماحول میں Conduct ہوا، آپ کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں، جناب وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں، اپنی طرف سے، اپنی پارٹی کی طرف سے جناب ڈپٹی سپیکر صاحب کو بھی، سر! میری عرض یہ تھی کل والی کہ کل ہر ایک پارٹی کے جو پارلیمانی لیڈرز تھے، ان کو موقع دیا گیا، ٹھیک ہے آپ نے احکام بھی دیئے کہ دو تین منٹ، لیکن دو تین منٹ والی بات تو نہیں تھی، بات آگے چلی گئی، لہذا مجھے موقع نہیں دیا گیا، تو I was feeling something ill کہ یہ ہماری پارٹی کو Representation نہیں دی گئی ہے ہاؤس میں، وہ وقت کی کمی کی وجہ سے میں بھی محسوس کر رہا تھا، ان شاءاللہ آپ Disinterested, independent Speaker ہیں Hereafter onwards آپ کو بھی ہونا چاہیئے کہ وہ Disinterested رہیں اور Independent, irrespective of the party affiliation and we hope کہ ان شاءاللہ انصاف کے ساتھ آپ بھی فیصلے کریں گے اور جناب وزیر اعلیٰ صاحب کو ہم سپیشل مبارکباد پیش کرتے ہیں، وہ انتہائی شریف Gentle آدمی ہیں اور ان شاءاللہ ہماری اپوزیشن پارٹیوں کے ساتھ اور جمہوری طرز پر رویہ اختیار رکھیں گے ان شاءاللہ، آپ بھی اور وزیر اعلیٰ صاحب بھی جہاں بھی زیادہ اکثریت ہوتی ہے اکثر پارٹیوں کی تو وہاں پر جو کم تعداد میں ہوتے ہیں، ان پر شفقت کی نظر ہوتی ہے، لہذا We believe کہ ہم سب پر آپ لوگوں کی ان شاءاللہ نظر سہی رہے گی، Ignore نہیں کریں گے۔

'جنوئن' مسئلے کی صورت میں ہم سب جو ادھر اس ہال میں بیٹھے ہیں، سب آنریبل کولیگز ان کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں، یہ اپنے علاقے سے سینکڑوں، ہزاروں، لاکھوں ووٹ لے کر آئے ہیں، لہذا This House is the cream of the Province، کروڑوں لوگوں میں ننانوے سو لوگ یہاں نمائندہ بیٹھ کر، ایک سو چوبیس خواتین و حضرات کے ساتھ، تو اس بات پر اس ہاؤس پر ان کو فخر ہے، ان شاء اللہ In the time to come, we believe کہ وقت اچھا گزرے گا اور کسی کو شکایت کا موقع خاصکر اپوزیشن پارٹیوں کو نہیں ملنا چاہیئے اور Once its within the four corners of Law and Rules of Business تو This much I wanted to talk and to tell you people کہ ان شاء اللہ اپنے عہدے کا خاصکر مسٹر سپیکر اپنے عہدے کا انتہائی احترام رکھیں گے کیونکہ آج اس ٹائم کے بعد، آج کے بعد آپ ایک Independent Speaker ہیں، سب کو ایک نظر سے ان شاء اللہ ہاؤس میں دیکھو گے اور Treatment بھی ہر مسئلے پر اسی انداز میں ہوگا۔ Thank you very much، بہت شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you, Sher Azam Wazir Sahib. I request the honourable Member, Akram Khan Durrani Sahib, to share please.

جناب اکرم خان درانی: جناب سپیکر صاحب! آپ کا شکریہ۔ کل چونکہ میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی اور جب ہم نے ووٹ ڈالے تو میں چلا گیا، میں نے آپ کو بھی مبارکباد نہیں دی اور محمود جان صاحب کو بھی مبارکباد نہیں دی، میں آپ دونوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں منتخب ہونے پر اور آج چیف منسٹر صاحب کو منتخب ہونے پر ہم مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ آپ، ڈپٹی سپیکر صاحب یا چیف منسٹر صاحب ذاتی لحاظ سے ہمارے لئے محترم ہیں، چونکہ ہمارا اور آپ کا ایک تعلق بھی گزرا ہے، ہم نے چونکہ مرکز میں بھی جو یہاں پر سیاسی جماعتیں بیٹھی ہیں، ان میں اے این پی ہے، پیپلز پارٹی ہے، متحدہ مجلس عمل ہے، مسلم لیگ نون ہے، تو چونکہ ہم نے وہاں پر بھی آپس میں مشاورت کی اور ایک جوائنٹ اپوزیشن بنی اور صوبے میں بھی وہی طرز عمل جو کہ وہاں پر ہمارے اکابرین کی ہدایات تھیں کہ آپ صوبے میں بھی اسی طرح اپنا اپوزیشن کا کردار ادا کریں گے۔ حکومت اور اپوزیشن یہ ایک گاڑی کے دو پہیے ہیں اور نہ حکومت اپوزیشن کے تعاون کے بغیر چلتی ہے، چونکہ یہاں پر بہت سے معاملات ہوتے ہیں جو کہ صوبے کے مفاد میں ہوتے ہیں اور اس میں گورنمنٹ کو ہمیشہ اپوزیشن کی ضرورت ہوتی ہے اور ہم اس ہاؤس کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ اس صوبے کے مفاد کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے جو بھی بات ہو، ہم ان شاء اللہ مکمل اس میں سپورٹ دیں

گے۔ چونکہ یہ ہمارے صوبے کے معاملات ہیں، کسی ایک پارٹی کے معاملات نہیں ہیں، ہمارا جو احتجاج ہے، پرسوں بھی ہم نے کیا تھا اور کل بھی شاید ہو گا اور یہ ایوان کے اندر بھی ہو گا اور باہر بھی ہو گا، وہ کسی جماعت کے خلاف نہیں ہے، وہ ہمارے تین اداروں کے خلاف ہے جو الیکشن پراسیس کے ذمہ دار تھے، ان میں الیکشن کمیشن ہے، اس میں ہماری وہاں پر جو ذمہ داری فوج کو دی گئی تھی اور تیسری ذمہ داری جو ہے ہمارے تین بڑے ستون ہیں، وہ عدلیہ کو دی گئی تھی جو ڈی آر اوز، آر اوز ہیں، سن 1977ء کے بعد ہم خود بھی اس میں احتجاج میں تھے۔ پہلی بار ایک الیکشن ہوا جو کہ پورے ملک میں متنازعہ ہے اور ان پارٹیوں کی طرف سے بھی ہے جو وفاقی حکومت میں پی ٹی آئی کی حمایت کر رہی ہیں، جس طرح سندھ میں جی ڈی اے ہے، بلوچستان کی جماعتیں ہیں، اختر مینگل صاحب کی جماعت ہے، ایک جماعت کے علاوہ سارے ملک کی سیاسی جماعتیں احتجاج پر ہیں اور یہ احتجاج اس لئے ہے کہ ہم اور آپ محنت کرتے ہیں، ہم ٹکٹ دیتے ہیں، ایم این اے کو ہم اپنا ٹکٹ دیتے ہیں، ایم پی اے کو اور اس کو جب دیتے ہیں تو اس کی اپنی ایک حیثیت ہوتی ہے، اپنے علاقے میں، کوئی جماعت کسی کو ٹکٹ نہیں دے سکتی جب تک اس کا اپنا وہاں پر اثر رسوخ نہ ہو، اس کا کردار نہ ہو قوم کے سامنے، تو اس بنیاد پہ اگر وہ لوگ آپ کو ووٹ دیں، آپ اس کے چاہنے والے ہیں، ان کی آپ کے ساتھ سپورٹ ہے، آپ نے وہاں پر اپنی زندگی محنت میں گزاری ہے، آپ نے بھی گزاری ہے، آپ کے والدین نے بھی گزاری ہے اور آپ کے قبیلے نے بھی گزاری ہے اور کوئی آدمی آکر عوام کی اس رائے کو احترام نہ دے اور اس پہ ڈاکہ ڈالے اور عجیب سی صورتحال اس الیکشن میں ہوئی، پہلی بار کہ یہاں پر فیصلہ کیا گیا تھا کہ فوری طور پہ الیکشن کے نتائج پولنگ سٹیشنز سے جاری ہوں گے اور کافی خرچہ اس نظام پہ ہوا، ابھی عجیب سی بات ہے کہ وہ نظام فیل ہو گیا، وہ نہ چل سکا، اس پہ عمل نہیں ہوا۔ دوسری بات یہ تھی، کیمرے لگائے گئے تاکہ ثبوت ہو رزلٹ کا، پولنگ ایجنٹ کے بیٹھنے کا، فارم پینتالیس پہ پولنگ ایجنٹ کے دستخط کا، کیمرے کا رزلٹ بھی کہیں پر نہیں ہے اور جب آپ نیٹ کو کھولیں گے تو وہاں پر کسی ایجنٹ کا دستخط فارم پینتالیس پہ نہیں ہے اور ایک ہوتا ہے چھیالیس فارم، فارم چھیالیس میں ٹوٹل ووٹ کتنے ہیں پریزائیڈنگ آفیسر، ابھی نیٹ کو آپ خود کھولیں گے، ہم نے تمام پولنگ سٹیشنز کا سروے کیا ہے، وہاں پر چھیالیس فارم ایک جیسے نہیں ہیں، فارم پینتالیس میں ووٹ زیادہ ہیں اور فارم چھیالیس میں ووٹ کم ہیں، فارم پینتالیس میں کسی دوسرے کے ووٹ زیادہ ہیں، چھیالیس میں کسی دوسرے امیدوار کے ووٹ زیادہ ہیں اور میرے خیال میں بدترین دھاندلی کے بعد دوسرے تیسرے دن تک الیکشن کے نتائج

آتے رہے۔ الیکشن کمیشن کے دعوے تھے کہ ہم پولنگ سٹیشن کے اندر سے دیں گے لیکن پورا دن بھی گزر گیا، اگلی رات بھی گزر گئی اور ہم نتائج کے لئے منتظر تھے اور موقع پہ بھی، چونکہ میں قومی اسمبلی کا امیدوار بھی تھا اور صوبائی کا بھی، میری صوبائی اسمبلی کی Recounting ہو رہی اور قومی اسمبلی کی Reject کی، میں نے الیکشن کمیشن کو بھی دوبارہ درخواست دی کہ مجھے Recounting کی اجازت دیجیئے، ہمیں نہیں مل رہی تھی، گورنمنٹ سرونٹس جو کہ الیکشن میں وہ ڈیوٹی دیتے ہیں اور وہ اپنا ووٹ Poll نہیں کر سکتے، میرے حلقے میں بنوں میں کسی گورنمنٹ ملازم کو این اے 35 پہ ایک ووٹ بھی نہیں دیا گیا، ووٹ کا استعمال جو ہے وہ گورنمنٹ سرونٹ کا بھی اپنا حق ہے اور عام عوام کا بھی حق ہے، بیس ہزار لوگوں کو اپنے ووٹ کی رائے دینے سے محروم رکھا گیا، میں نے ڈی آر او صاحب کو فون کیا، ڈی آر او صاحب! آپ گورنمنٹ ملازمین کو ہمیشہ دیتے ہیں، اس بار بھی دے دیں، وہاں پر گورنمنٹ ملازمین ڈی آر او/ آر او کے دفتر میں احتجاج پہ گئے، نہیں دیا گیا۔ میں نے اسی دن کمپلینٹ کر دی چیف الیکشن کمشنر کو کہ ہمارا آر او/ ڈی آر او گورنمنٹ ملازمین کو ووٹ نہیں دے رہے جو کہ اپنے حق سے محروم ہو رہے ہیں۔ صوبائی اسمبلی میں ٹوٹل ایک سو پچاس ووٹ گورنمنٹ سرونٹس کو دیئے، نیشنل اسمبلی میں نہیں دیئے گئے، جتنے لوگوں کے وہاں پر برابری کے ووٹ جیتنے کے لئے ضروری تھے، اتنے ووٹ Reject کیے گئے۔ ہم جمہوری لوگ ہیں، ہم جب اسلام آباد میں بیٹھے، ساری اپوزیشن پارٹیاں تو اس میں اسفندیار صاحب کی ایک رائے آ گئی اے این پی کے سربراہ کی کہ ہم نے Oath نہیں لینا ہے، ہم اس پراسیس میں شامل نہیں ہیں، ہم نے اس کی تائید کی، محمود خان نے اس کی تائید کی، بزنجو صاحب نے اس کی تائید کی کہ ہم Oath نہیں لیں گے لیکن مسلم لیگ نون کے سربراہ شہباز شریف صاحب نے کہا کہ ہمیں موقع دیں کہ ہم اس پہ مشورہ کریں، پیپلز پارٹی نے بھی کہا، جمہوری نظام میں جب وہ اتفاق رائے پہ آ گئے، ہم نے Oath لیا اور اپوزیشن کی وہاں پر اکثریت کی جو رائے تھی، اے این پی نے بھی قبول کی، بزنجو صاحب کی پارٹی نے بھی قبول کی، محمود خان صاحب کی پارٹی نے بھی قبول کی کیونکہ ہم جانتے تھے کہ اس الیکشن کے جو نتائج ہیں، یہ جمہوری نظام کے تسلسل کے لئے نہیں ہیں بلکہ اس کو ادھورہ رہنے میں ایک ترتیب دیا گیا ہے کہ ہم ایسا الیکشن کریں گے کہ لوگ اس پہ راضی نہیں ہوں گے، لوگ احتجاجوں پہ آئیں گے، لوگ حلف کا بائیکاٹ کریں گے اور پھر ہم کہیں گے کہ ہم نے تو الیکشن بڑا صاف شفاف کیا لیکن یہ خود جمہوری لوگ ہیں جو کہ ابھی متفق نہیں ہو رہے ہیں، جمہوریت کے ناطے اور اس کو چلنے کے لئے سب جماعتوں نے یہ الیکشن

پراسیس جو ہے آگے چلنے دیا، ہم یہاں پر پی ٹی آئی کے خلاف کوئی بات نہیں کر رہے ہیں، ہم اس الیکشن کے ذمہ داروں کے خلاف کر رہے ہیں کہ انہوں نے اس قوم کو کیوں اضطراب دیا، اس قوم میں کیوں بے چینی پیدا کی گئی، اس قوم کے نیشنل ہائی ویز کیوں بندے ہو گئے اور ابھی مزید بھی یہاں پر بند ہوں گے اور جب ملک میں احتجاج ہوتا ہے تو اس میں ڈویلپمنٹ کا پراسیس بڑا کمزور رہتا ہے اور ہمارا ملک مذید اس کا متحمل نہیں ہے کہ یہاں پر ڈیویلپمنٹ کو روکا جائے۔ ایک بڑی تبدیلی آئے گی پاکستان میں، وہ سی پیک کی ہے اور اس میں سب صوبوں کو نمائندگی دی گئی، میں نے وہاں پر اصرار کیا تھا اور ہم نے یہاں پر آل پارٹیز کانفرنس بلائی تھی اور پرویز خٹک صاحب کو میں نے خود فون کیا کہ آپ بھی اس میں شامل ہوں کہ ہمارا صوبہ اس سے باہر نہ رہے، وہ آ گئے ہمارے مرکز میں اور ہم نے وہاں پر وزیر اعظم صاحب کے پاس جا کر کہ ہمارے صوبے کا چیف منسٹر اس کا ممبر ہونا چاہیئے کیونکہ آج کل وہ ذمہ دار ہے صوبے کا، اگر ہمارے صوبے کا چیف منسٹر اس میں نہ ہو تو ہمارا حصہ اس کے برابر نہیں آئے گا۔ اس کے بعد ہمارے پرویز خٹک صاحب وہاں پر اس کے ممبر بنے، چائنا بھی گئے اور جو پراسیس تھا، اس میں باقی چیف منسٹروں کے ساتھ وہ بھی شامل رہے۔ اس کے بعد ہمارے کام ادھورے رہ گئے، ابھی سی پیک پر کام رک گیا ہے اور ڈی آئی خان سے جو سیکشن ہے اسلام آباد تک، وہ کمپلیٹ ہو جائے گا لیکن ژوب تک کام بند ہے۔ یہاں پر موٹر وے سے حویلیاں تک سیکشن بن گیا ہے لیکن آگے جو پراسیس ہے، وہ رک گیا ہے۔ ایک بڑی تبدیلی کے بعد، چونکہ یہاں پر Statement آئی تھی انڈیا کی اور امریکہ کی کہ ہمارے لئے سی پیک ناقابل قبول ہے، ہم اس کو نہیں چلنے دیں گے اور آج یہاں پر ملک سے جب وہاں پر دوبارہ آئی ایم ایف کے ساتھ رابطہ ہوگا، میں سپیکر صاحب! آپ سے یہ بھی ضرور ایک سوال کے ذریعے پوچھونگا کہ 2002 سے 2008 تک میں چیف منسٹر تھا، میرے صوبے پر قرضہ کتنا تھا، میں نے اس میں کتنا Return کیا ہے؟ حیدر خان 2008 سے 2013 تک اس صوبے پر چیف منسٹر رہے، اس کے وقت میں قرضہ کتنا تھا، اس میں کتنی کمی بیشی ہو گئی اور 2018 تک بھی میں ضرور پوچھونگا کہ کتنا قرضہ لیا گیا، اس صوبے کے لئے کتنا قرضہ لیا گیا؟ اور میں یہ بھی پوچھونگا اس ہاؤس سے کیونکہ یہاں پر ہمارے لوگ ہیں، یہاں پر جب ہمارے عوام ہمیں دیکھتے ہیں اس ایوان میں تو ہم سے یہی توقع رکھتے ہیں کہ میں نے اپنے ممبر کو بھیجا ہے، وہ میری تعلیم میں بہتری لائے گا، وہ صحت کے محکمے کو بہتر کرے گا، وہ ہمارے دوسرے ریوینو زیادہ کرے گا اور میں یہ بھی پوچھونگا کہ وہ قرضہ جو لیا گیا ہے 2013 سے 2018 تک، اس سے کونسا میگا پراجیکٹ اس صوبے میں بنا، (تالیاں)

کوئی ایسے پراجیکٹس بنے، کونسا ایسا پراجیکٹ بنا جو مجھ کو ریونیو دے؟ قرضے جو ہیں وہ اس لئے لوگ نہیں لے رہے ہیں کہ وہ فٹ پاتھوں پر، روڈز پر استعمال کریں، وہ اس لئے لیتے ہیں کہ ہم اس پر میگا پراجیکٹ بنا دیں اور اس کا ریونیو پھر آ جائے، وہ ہم اپنے عوام پر خرچ کریں۔ ہماری گورنمنٹ میں اس صوبے میں گیس اینڈ آئل نہیں تھا، ہم نے سیمینار کیا اور آج خدا کا فضل ہے کہ ہمارے وقت میں تیل اور گیس کے ذخائر نکلے اور آج 37 بلین یہاں پر اس صوبے کے خزانے میں جمع ہو رہے ہیں۔ میں نے ایک فیصد انٹرسٹ پر قرضہ لیا، ملاکنڈ تھری کا پاور ہاؤس بنا دیا اور آج سے تین ارب روپے اس صوبے کے خزانے میں جمع ہو رہے ہیں اور یہاں پر ایک ہاتھی کی طرح بیٹھا تھا واپڈا، ہمیں اپنے حقوق نہیں دے رہا تھا، اس کے ساتھ ہم نے ثالثی کی اور 110 ارب تک پلان اس صوبے کے خزانے میں ڈالا۔ میں اپنی گورنمنٹ کے وہ اقدامات بعد میں بتاؤنگا اور پوچھونگا بھی دوسری گورنمنٹ سے کہ یہاں پر اس کے بعد خزانے میں 150 ارب روپے تو ہم نے ڈال دیئے، اسی گورنمنٹ نے کونسا پراجیکٹ بنا دیا کہ اس صوبے کی یہاں پر معیشت میں بہتری آئی ہو اور جب آپ اپنے پاؤں پر کھڑے نہیں ہوں گے تو یقین جانیئے یہ ہاتھ سامنے رکھنے والا بڑا بے شرم ہوتا ہے، دینے والا ہاتھ بڑا محترم ہوتا ہے اور آپ کی آنکھیں اس وقت اونچی ہونگی جب آپ کا ہاتھ اوپر سے آئے گا اور آپ کی آنکھیں نیچی ہونگی جب آپ کا ہاتھ نیچے جائے گا، اس وقت انسان پر کیا گزرتا ہے وہ آپ سب کو معلوم ہے۔ اسی بنیاد پر ہم چاہیں گے کہ یہاں پر پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے جتنے بھی وعدے کئے ہیں، وہ ایک کروڑ نوکریوں کے ہیں یا پچاس لاکھ گھروں کے ہیں، ہم پورا سپورٹ دیں گے اگر اس قوم کو وہ نصیب ہوتی ہے، کیوں نہیں؟ ہماری ضرورتیں ہیں، ہماری۔۔۔۔

جناب سپیکر: درانی صاحب! یہ لسٹ لمبی ہے۔

جناب اکرم خان درانی: یہاں پر، تھوڑا سا مجھے دے دیں، اگر آپ چاہتے ہیں میں بیٹھ جاتا ہوں لیکن میں تو اپنی ایک رائے، پہلا دن ہے۔

جناب سپیکر: طویل لسٹ ہے اور آج مبارکباد کا دن ہے تو میرے خیال میں اس کو۔

جناب اکرم خان درانی: تو میں آخر میں آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں، سپیکر کی بات ماننا میرے لئے احترام ہے لیکن آپ بھی ایک بنیاد پر زرا دیکھیں کہ یہاں پر آنے والے لوگ وہ کس وقت سے آ رہے ہیں، کس منصب پر انہوں اپنا کام کیا ہے تو اس کا آپ کے پاس بھی بڑا لحاظ رکھنا چاہیئے کیونکہ یہی جمہوریت کا حسن ہے کہ ہم ان سب چیزوں کا احترام جانیں بھی اور اس پر عمل بھی کریں۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Thank you very much. Ji, Janab Shah Farman Sahib.

جناب شاہ فرمان: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں آپ کو اور ہمارے نئے چیف منسٹر محمود خان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں، آج واقعی مبارکباد کا دن ہے لیکن ہمارے دوستوں نے کچھ ایسے مسائل چھیڑے ہیں جو میں ضروری سمجھتا ہوں کہ Respond کروں۔ سب سے پہلے تو میں یہ بتادوں کہ پی ٹی آئی کی ینگ ٹیم ہے اور اپوزیشن کے پاس تجربہ کار لوگ ہیں، گورنمنٹ چلانے میں اپوزیشن کا زیادہ کردار ہو گا اور مجھے امید ہے کہ وہ اس ذمہ داری کو نبھائیں گے ۔ حکومتیں Responsible ہوتی ہیں، Answerable ہوتی ہیں عوام کو، پاکستان تحریک انصاف کی حکومت پی ٹی آئی کو Responsible نہیں وہ خیبر پختونخوا کے عوام کو Answerable ہے اور وہ عوام اپوزیشن کے حلقوں میں بھی رہتے ہیں تو انشاء اللہ حکومت کا ممبر ہو یا اپوزیشن کا، عوام کو اپنا حق ملے گا اور مجھے امید ہے کہ اپوزیشن والے عوام کا فیصلہ بھی قبول کریں گے۔ یہ جو چند مسائل چھیڑے گئے، یہی رونا ہم روتے رہے، ہم نے اس الیکشن کمیشن کو تبدیل کرنے کی ڈیمانڈ کی تھی اور آج ہمارے دوست جو شکوہ کر رہے ہیں، یہ ان کی پشت پناہی کرتے رہے اور ہماری وہ ڈیمانڈ انہوں نے نہیں مانی، یہ الیکشن کمیشن ہمارے دور میں یہ لوگ اپوائنٹ نہیں ہوئے، یہ جو آج اعتراضات اٹھا رہے ہیں، یہ ان کے دور میں ہوئے ہیں۔ ہم نے چار حلقوں کا کہا، ہماری بات نہیں مانی گئی، ہم کہتے ہیں کہ جس حلقے کو بھی چاہو کھول دو، میرا بھائی میرے ساتھ بیٹھا ہوا ہے، (تالیاں) 2013 کے الیکشن میں خوشدل خان صاحب نے Application دی کہ PK-10 کو کھولا جائے، الیکشن کمیشن نے کہا کھول دو۔ میرے پاس لوگ آئے کہ آپ ہائی کورٹ چلے جائیں، اس کو چیلنج کردیں، میرے بھائی میرے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں، میں نے کہا کہ ہو سکتا ہے یہ جیت گئے ہوں، ہو سکتا ہے بیچ میں کوئی غلطی ہو گئی ہو، میں نے چیلنج نہیں کیا، Recounting ہو گئی۔ جو ہمارا فلسفہ ہے، ہم ٹرانسفرنسی پر یقین رکھتے ہیں، کوئی بھی جمہوری ڈیمانڈ ہو ہم پوری کریں گے۔ ایجوکیشن کی بات ہوئی، میرے حلقے میں کوئی ساڑھے پانچ سو ٹیچر بھرتی ہوئے اور میں آج قسم اٹھا سکتا ہوں کہ مجھے کسی کا نام نہیں آتا، وہ اس سسٹم کے تھرو ہوئے، اس نظام کے تھرو ہوئے کہ ہم نے نہ کسی کی سفارش کی، نہ ہمیں اجازت تھی، یہ صوبہ جو 2013 میں ہمارے حوالے ہوا، میں انفارمیشن منسٹر بنا اور آج میں کہہ دوں کہ انفارمیشن منسٹری لینے کے لئے کوئی تیار نہیں تھا، آج اللہ کے کرم سے اس صوبے کے اندر امن ہے، اگرچہ Hundred percent کہیں بھی نہیں ہے لیکن میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ سب سے زیادہ امن خیبر پختونخواہ کے اندر ہے، (تالیاں) جو ذمہ داری ہمیں دی گئی تھی، میں یہ بات نہیں کروں گا کہ

ہمارے آنریبل ممبر، سینیئر ممبر، ایکس چیف منسٹر صاحب کو میں یہ نہیں کہوں گا کہ ایک فلائی اوور آپ نے شروع کیا تھا اور ہم نے کمپلیٹ کیا تھا، اس کی میں بات نہیں کروں گا، تین باتیں تھیں، نمبر ایک لوگوں کی ڈیمانڈز تھیں، امن قائم کرو اور حدیث شریف ہے کہ امن عدل کے نظام سے ہے، اگر عدل کا نظام قائم کرو گے تو امن آئے گا۔ دوسری ڈیمانڈ، ہر جگہ پر چی بک رہی تھی اور ایک نعرہ تھا کہ کرپشن ہے، روک سکو تو روک لو، ہم نے روک لیا اللہ کے فضل سے۔ (تالیاں) تیسری بات تھی، عام آدمی کے لئے، غریب آدمی کے لئے 'اوپننگ' نہیں تھی، جس کی سفارش نہ ہو، جس کے پاس پیسہ نہ ہو، وہ اس صوبے کا سیٹیزن، اس ملک کا شہری نہیں تھا، اس کے حقوق نہیں تھے۔ آج اللہ کے فضل کرم سے 95 پرسنٹ چیزیں میرٹ کے اوپر Decide ہو گئیں، کلاس سیون سے اوپر ریکارڈ چیک کریں کہ جو ہماری ذمہ داری تھی اور عوام نے دی تھی کہ امن ہو، میرٹ ہو اور غریب آدمی کو موقع ملے اور کرپشن کا خاتمہ ہو، آج ہم فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر یہ پرفارمنس نہ ہوتی تو آج یہ نوجوان بڑے بڑے سیاستدانوں کو شکست نہ دیتے، (تالیاں) ہم آپ کے ساتھ کمٹمنٹ کرتے ہیں پاکستان تحریک انصاف کہ آپ کا تجربہ اور ہماری نیت یہ مل کر اس صوبے کو کہیں اوپر ہم لے جا سکتے ہیں لیکن آج ہم یہ کمٹمنٹ کریں کہ جو ہم صحیح سمجھیں، اس کے اوپر عمل کریں، جو ہم عوام کے لئے ٹھیک سمجھیں، اس کے اوپر عمل کریں۔ گورنمنٹ پاکستان تحریک انصاف کی ہے لیکن میں تجربہ کار اپوزیشن سے یہ کہتا ہوں کہ اگر آپ نیک نیتی سے لیڈ کرنا چاہیں، حکومت تحریک انصاف کی ہو گی، قیادت آپ کریں گے لیکن اگر فیصلے عوام کے حق میں ہوں گے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

<u>سردار اورنگزیب</u>: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر! میں آج نو منتخب وزیر اعلیٰ صاحب کو اس امید کے ساتھ مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وہ اس پسماندہ صوبے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہوئے اس کی خدمت میں پیش پیش رہیں گے اور میں اس کے ساتھ ساتھ میاں نثار گل صاحب کو اس لئے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ کل جو خبریں آرہی تھیں کہ اپوزیشن تقسیم ہے، آج میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اپوزیشن کے 100 پرسنٹ ووٹ میاں نثار گل صاحب کے حق میں پڑے۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین کل منتخب ہوئے اور آپ

سے بھی یہ توقع رکھتے ہیں کہ آپ پورے ہاؤس کو ساتھ لیکر چلیں گے، تمام سیاسی جماعتوں کو آپ ان کو برابر کے حقوق دیں گے اور سپیکر صاحب! میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ اگر انہوں نے صوبے کے لئے، صوبے کے غریب عوام کے لئے اچھے اقدام اٹھائے تو ہم انکا بھرپور ساتھ دینگے اور اگر انہوں نے صوبے کے مفاد کے لئے اس طرح کے فیصلے نہ کئے تو اس کے اوپر ہم تنقید بھی کریں گے اور تنقید مثبت انداز میں آپ کی اصلاح کے لئے ہو گی، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہاؤس، پورا ہاؤس جو ہے مختلف سیاسی جماعتوں کے لوگ یہاں پہ آئے ہیں اور اپنا اپنا کردار صوبے کے عوام کی خدمت کے لئے ہر کوئی سیاسی جماعت اور اس کے ممبران ضرور Play کریں گے۔ جناب سپیکر صاحب! اکرم درانی خان صاحب نے تفصیل سے بات کی ہے، تو جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ موجودہ 2018 کا جو الیکشن ہوا ہے، اس کے اوپر 2017 میں پارلیمنٹ کی کمیٹی بنی اور الیکشن کمیشن کو با اختیار بنایا گیا اور ساتھ ساتھ اس ملک کے اربوں روپے اس الیکشن کے لئے الیکشن کمیشن کے حوالے کئے گئے لیکن افسوس کہ الیکشن والے دن جس طرح یہ بہانہ بنا کے اس الیکشن کو مشکوک بنایا گیا کہ مشینری خراب ہو گئی تھی، سسٹم خراب ہو گیا تھا، اس وجہ سے یہ Results delay ہوئے، جناب سپیکر صاحب! صبح سے جب الیکشنز سٹارٹ ہوئے تو ہمارے ایجنٹس کو جو پولنگ ایجنٹس تھے، ان کو پولنگ پہ بیٹھنے کی اجازت نہیں دی جارہی تھی اور یہ کہا جارہا تھا کہ آپ کے پاس تو Candidate کا دستخط تو ہے، اس کا مہر نہیں ہے جبکہ یہ کبھی نہیں ہوا ہے کہ Candidate کا کوئی مہر ہو تو یہ الیکشنز کے اوپر ہمیں تحفظات ہیں، اداروں کے اوپر ہمیں تحفظات ہیں، یہ ہمارے تحفظات رہیں گے۔ جب تک اس کی پورے ملک کے عوام کو وہ مطمئن نہیں کرتے ہیں تو تب تک یہ ہمارا احتجاج جاری رہے گا۔ جناب سپیکر صاحب! مجھے اس بات پر بھی بہت افسوس ہوا کہ سابق وزیر اعظم پاکستان کو جب عدالت لایا گیا تو بکتر بند گاڑی میں انہیں بیٹھا کے اور جس طرح دہشتگردوں کو لایا جاتا ہے، تو اس کا ہمیں بہت افسوس ہے اور میں پر زور الفاظ میں اس کی مذمت کرتا ہوں کہ وزیر اعظموں کی اگر تذلیل اس طرح کی گئی تو پھر اس ملک کے اندر کوئی بھی باعزت آدمی اور کوئی بھی ذمہ دار آدمی محفوظ نہیں رہے گا۔ جناب سپیکر صاحب یہ اسی وزیر اعظم نے اس ملک کو لوڈشیڈنگ سے نجات دلائی پاکستان کو اندھیروں سے نکالا اور پاکستان جب 13-2012 میں حکومت پاکستان مسلم لیگ نون کو ملی تھی تو دہشتگردوں کا راج تھا اس ملک پر اور ہمارے صوبے سمیت اس سے نجات دلائی وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف صاحب نے اور سی پیک کا اتنا بڑا پراجیکٹ وہ پاکستان میں لائے تو ان اقدامات کی سزا سابق وزیر

اعظم پاکستان کو جو دی جا رہی ہے تو اس کی میں پر زور الفاظ میں پاکستان مسلم لیگ نون کی طرف سے مذمت کرتا ہوں اور جناب سپیکر صاحب! آگے جب حکومت چلے گی تو ہم دیکھیں گے کہ اگر حکومت نے اچھے کام کئے تو ہم بھرپور ان کی حمایت کریں گے، سابقہ دور میں جو ہوا، میں بھی اس اسمبلی کا ممبر رہا اور یہاں پہ حکومت بھی تحریک انصاف کی تھی تو وہ چیزیں ہمارے سامنے ہیں، ایک میں سی ایم صاحب سے یہ گزارش کروں گا جو صرف میرے حلقے سے اس چیز کا تعلق ہے کہ گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا گیا تھا اور مجھے افسوس ہے کہ اس کے جو کارپوریشن کے ممبران ہیں اور اس کا جو چیئرمین ہے، اس کا تعلق سندھ سے ہے اور کارپوریشن کے جو ممبران ہیں، وہ پنجاب اور پشاور اور اس طرح سارے صوبوں سے ان کا تعلق ہے جبکہ وہ گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی ہے اور اس میں اس کا چیئرمین بھی گلیات سے ہونا چاہیئے، اس کے ممبران بھی گلیات سے ہونے چاہئیں کیونکہ وہ گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے نام پہ اس کا قیام عمل میں لایا گیا، تو میں انہی الفاظ سے ساتھ اجازت چاہتا ہوں، تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ عاطف خان صاحب۔

<u>جناب محمد عاطف</u>: بہت شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سب سے پہلے تو میں سپیکر صاحب! آپ کو مبارکباد دیتا ہوں سپیکر منتخب ہونے پہ، ڈپٹی سپیکر صاحب کو، جتنے یہاں پہ ممبران آئے ہیں، پہلی دفعہ، دوسری دفعہ، تیسری دفعہ ان سب کو مبارکباد، اور محمود خان صاحب کو بھی چیف منسٹر منتخب ہونے پہ مبارکباد دیتا ہوں، پوری ہماری سپورٹ ان شاء اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو گی، پارٹی کے ساتھ ہو گی۔ یہ پہلا دن ہے تو ہونا یہ چاہیئے کہ ابھی پانچ سال پڑے ہیں ان شاء اللہ، اس میں جو چھوٹی موٹی ہم آپس میں ڈسکشنز کریں کہ جی آپ نے یہ غلط کیا تھا، میں نے یہ اچھا کیا ہے، وہ ہم پانچ سال کرتے رہیں گے اور اسی کے لئے ہاؤس ہے، یہ اس صوبے کا سب سے بڑا جرگہ ہے، سب سے زیادہ جن کو عوام نے ووٹ دیا ہے، جس پر Trust کیا ہے، وہ لوگ آئے ہیں، یہاں پہ بیٹھیں ہیں، پانچ سال میں ان شاء اللہ تعالیٰ اسی طرح مسائل کو ڈسکس کر کے آگے چلاتے رہیں گے لیکن مجھے تھوڑی سی ایک Clarification ہے یا آپ یوں سمجھیں گے تھوڑا سا دکھ ہوا ہے کہ پہلے دن ہی یہ الزامات لگتے رہے کہ جی الیکشن میں دھاندلی ہوئی ہے یا ہم لوگ جو جیت کے آئے ہیں، ہم لوگ کوئی جعلی مینڈیٹ لے کے آئے ہیں یا ہم کوئی چوری کر کے آئے ہیں یا ہم کوئی ڈاکہ ڈال کے آئے ہیں، تو میرے خیال میں اس طرح نہیں ہونا چاہیئے، ہم پہلے دن سے، پہلے دن سے یہ کہتے رہے ہیں کہ جی الیکشن کمیشن کو ٹھیک ہونا چاہیئے،

وہاں کے جو اس میں Loopholes ہیں، ان کو ٹھیک کرنا چاہیئے اور ابھی بھی میں یہ کہہ رہا ہوں، ابھی بھی میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ایکشن ہو سکتا ہے Hundred percent ٹھیک نہیں ہوا ہو، ابھی بھی وہاں پہ ان کے ساتھ مل کے، اپوزیشن کے ساتھ مل کے، فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ مل کے، جو بھی وہاں پہ پرابلمز ہیں، ان کو ٹھیک کرنا چاہیئے، یہ نہیں کہ ہم الیکشن جیت گئے تو ہم خوش ہو گئے کہ جی بس الیکشن کمیشن نے Hundred percent ٹھیک کام کیا، ابھی بھی جہاں پہ پرابلمز ہیں، ان کو ٹھیک کرنا چاہیئے کیونکہ ہمارا جیتنا اتنا ضروری نہیں ہے، ضروری ہے جمہوریت کو چلانا اور اس ملک کو بہتر کرنا، یہ بہت ضروری ہے، ہم چاہے جیتیں یا ہاریں، (تالیاں) کیونکہ اگر جمہوریت کی پہلی چیز ہی proper Representation نہیں ہو گی تو آگے کیسے سسٹم چلے گا؟ اس میں صرف ایک چیز، تلخی نہیں پیدا کرنا چاہتا لیکن Clarification ضرور دوں گا کہ ہم نے جب پچھلی دفعہ کہا کہ جی دھاندلی ہوئی ہے یا مسئلے مسائل ہیں، وہ بھی پوری پولیٹیکل پارٹیز نے کہا تھا، یہ نہیں کہ صرف تحریک انصاف کہہ رہی تھی اور دوسری بات ہم نے 'کیئر ٹیکر' کا کہا تھا کہ جی 'کیئر ٹیکر' نے Proper طریقے سے کام نہیں کیا، اس دفعہ جو کیئر ٹیکر چیف منسٹرز تھے، وہ بھی انہی کی پارٹی کے تھے جو وزیر تھے، اس میں سے میرے خیال میں کوئی دس تو صرف بنوں کے تھے. جن کی زیادہ Responsibility بنتی تھی As Caretaker Chief Ministers کہ حالات کو ٹھیک رکھا جائے، الیکشن کو Proper طریقے سے Conduct کیا جائے، یہ پی ٹی آئی کی Responsibility نہیں تھی، یہ کیئر ٹیکر کی تھی اور کیئر ٹیکر کس کا Nominated تھا، اس میں منسٹرز کتنے تھے، وہ کہاں کے تھے؟ یہ سارے میرے خیال میں اس اسمبلی کو پوری طرح پتہ ہے، تو زیادہ Responsibility اگر کوئی کام ان کی نظر میں ٹھیک نہیں ہوا تو ان کو زیادہ Responsible ٹھہرانا چاہیئے بجائے پی ٹی آئی کے۔ دوسری بات، دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے لیڈر نے بھی کہا ہے، میں بھی کہتا ہوں، اگر کسی کو میرے حلقے پر اعتراض ہے کہ اس میں دھاندلی ہوئی ہے، میں ابھی سے فلور آف دی ہاؤس پہ لکھ کے دینے کو تیار ہوں کہ میرا حلقہ کھول لیں، اگر میں ہار گیا میں تسلیم کروں گا کہ میں ہار گیا ہوں (تالیاں) میرے 26 ہزار ووٹ ہیں، صوبائی حلقے میں اور قومی حلقے میں 33 ووٹوں سے ہارا ہوں، جو پہلے کا ریزلٹ آیا، 26 ہزار میرے ووٹ ہیں، میرے بعد دوسرے نمبر پر Candidate جو ہے اس کے گیارہ ہزار ووٹ ہیں، عوامی نیشنل پارٹی سے ان کا تعلق ہے۔ جو میرے خیال میں پانچویں نمبر پہ آیا ہے، اس نے پریس کانفرنس کی کہ جی دھاندلی کی ہے تو اس سے پریس والوں

نے پوچھا جی آپ تو پانچویں نمبر پر آئے ہیں، تو جو دوسرا نمبر پہ آنا چاہیئے، اس کو اعتراض کرنا چاہیئے کہ جی دھاندلی ہوئی ہے۔ تو آپ تو پانچویں نمبر پہ آئے ہیں تو آپ کس طرح کہہ رہے ہیں کہ جی دھاندلی ہوئی ہے، مقصد کہنے کا یہ ہے کہ اگر اتنا زیادہ ووٹ ملا ہے، یہ پاکستان بدل چکا ہے، یہ اگر ہم انہی روایتی باتوں میں لگے رہے، اس سے کچھ نہیں ہوگا، یہ یوتھ کا پاکستان ہے، یہ Sixty percent ان یوتھ کا ہے جن کو ہر ایک چیز کا پتہ ہے، جن کو اچھے اور برے کی تمیز ہے، جن کو یہ پتہ ہے کہ کرپشن کس نے کی، ان کے لئے ڈیلیور کس نے کیا، ان کو وہ کام تو چھوڑیں، آج کل کے نوجوانوں کو نیتوں کا پتہ چلتا ہے کہ جی نیت کسی کی کیا ہے؟ بے شک ہم نے غلطیاں کی ہونگی، یہ میں نہیں کہتا کہ ہم نے بہت اچھے کام کئے ہیں، Hundred percent اچھے کام کئے ہیں، ہم نے غلطیاں ضرور کی ہونگی لیکن عوام کو یہ پتہ تھا کہ ان کی کم از کم نیت ٹھیک ہے، اس وجہ سے آپ کے دور میں کام ہوا، آپ نے اچھے کام بھی کئے ہوں گے، برے بھی ہوئے ہوں گے، میں یہ نہیں کہتا، اسی طرح عوامی نیشنل پارٹی کے دور میں ٹھیک کام بھی ہوئے ہوں گے، برے کام بھی ہوئے ہوں گے، ہمیں یہ کرنا چاہیئے کہ ہمیں Identify کرنا چاہیئے کہ Across the board ایک Sweeping statement نہیں دینی چاہیئے کہ جی سارے غلط ہیں، ساری غلطی ہوئی ہے یا ساری دھاندلی ہوئی ہے، ضرور کہیں نہ کہیں مسئلے ہوئے ہوں گے، ضرور جو جیتے ہیں، ان کو بھی شکایت ہو گی، اس کا حل کیا ہے کہ ہم آگے بڑھیں، الیکشن کمیشن کو مضبوط کریں، جو Lacunas ہیں، جو Loopholes ہیں جو کہ پرابلمز ہیں الیکشن کے سسٹم میں، ہمیں چاہیئے کہ ہم بحثیت صوبائی حکومت، بحثیت اپوزیشن ساتھ مل کے ان چیزوں کو ختم کریں اور آئندہ ان شاء اللہ اگر اس طرح کا Transparent system ہو کہ آئندہ جو ہارے بھی، وہ بھی یہ تسلیم کرے کہ میں ہار گیا لیکن الیکشن ٹھیک ہوا ہے، یہ ہماری ان شاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہو گی، اگر اس میں کامیاب ہو گئے۔ بہت شکریہ جی۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> جناب عنایت اللہ صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> **اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ وَتَعَاوَنُوا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰیؕ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَی الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیم۔** جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی وساطت سے نئے قائد ایوان اور نومنتخب وزیر اعلیٰ جناب محمود خان صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں، میں سمجھتا ہوں ان کا انتخاب تین حوالوں سے منفرد ہے، ایک پہلی مرتبہ اس صوبے کے اندر

بغیر کولیشن کے ایک پارٹی کو حکومت ملی ہے اور دوسری انفرادیت یہ ہے کہ اس صوبے کو، آپ کو بڑی
Unprecedented majority ملی ہے، ایک بہت بڑا مینڈیٹ ملا ہے، 'ٹو تھرڈ' میجارٹی آپ کو اس
ہاؤس کے اندر ملی ہے اور تیسری ہماری خوش قسمتی یہ ہے، مالاکنڈ ڈویژن کو پہلی مرتبہ چیف منسٹر ملا ہے، اس
لئے ہم سب پارٹیاں، مالاکنڈ ڈویژن کی تمام پارٹیاں (تالیاں) Across political
divide اور Political affiliations پورے مالاکنڈ ڈویژن کے عوام کو اس پر مبارکباد پیش کرتے
ہیں۔ میرا خیال ہے الیکشن کے اندر پاکستان تحریک انصاف نے ایک طاقتور مہم چلائی عمران خان کی قیادت
میں اور آپ نے نوجوانوں کو Mobilize کیا، آپ نے Middle East کے اندر اور ویسٹرن یورپ کے
اندر Expatriates کو Mobilize کیا اور آپ نے بڑی تعداد میں نوجوانوں کو اپنے پشت پر کھڑا کیا اور
آپ نے لوگوں کے ساتھ وعدے کئے ہیں، آپ نے لوگوں کے اندر امید پیدا کی ہے اور میں ذاتی طور پر
اس بات کا گواہ ہوں کہ Middle East کے لوگوں نے آپ کے اوپر نوٹ ووٹ اور سپورٹ نچاور کی
ہے، اس سے آپ کو نوازا ہے اور نوجوانوں نے بھی بڑی تعداد میں آپ کو سپورٹ کیا ہوا ہے اور یہی ہوتا
ہے کہ Politicians hope create کرتے ہیں، لوگوں کے Expectations جو ہیں Create
جرتے ہیں، اس لئے مجھے آپ کے اوپر ترس آرہا ہے، محمود خان صاحب! میں آپ کو مبارکباد بھی پیش
کرتا ہوں لیکن آپ جس بوجھ کے اندر آئے ہیں، مجھے آپ کے اوپر ترس آرہا ہے کہ We politicians
over promising under deliver، ہم سب یہ کرتے رہے ہیں، میں جس پارٹی سے Belong
کرتا ہوں، میں نے بھی یہ کام کیا ہے، مجھ سے پہلے ساری پولیٹکل پارٹیرز نے یہ کام کیا ہے کہ ہم بہت بڑے
وعوے لوگوں کے ساتھ کرتے ہیں لیکن پھر اس طرح ہم Deliver نہیں کرتے ہیں۔ آپ کو دوسرا
موقع ملا ہے، اس صوبے کے اندر Continuity ہے، اس سے پہلے بھی پانچ سال آپ کی حکومت رہی اور
وہ کولیشن گورنمنٹ تھی، اس مرتبہ بالکل اکیلی آپ کی حکومت ہے، آپ کے پاس کوئی Excuse نہیں
رہے گا ڈیلیور کرنے کے لئے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم آپ کو سپورٹ کریں گے۔ میں نے
قرآن کی اس آیت کا تلاوت کی ہے، اس میں یہی ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ آپ کو ہر ایک نیک کام میں ایک
دوسرے ساتھ تعاون کریں اور غلط کاموں سے ایک دوسرے کو روکیں، ہم اس آیت کے تحت آپ کے
ساتھ تعاون کریں گے اور آپ کا منشور اور آپ کا دستور اور آپ کا Future vision اور Road map
ہے، وہ نیٹ پہ Available ہے، وہ ہم نے ڈاؤن لوڈ کر دیا ہے، ہم نے پڑھا ہے، وہ ہمارا Realistic ہے،

ہمارا نہیں ہے کیونکہ ہم حکومت میں اس وقت نہیں ہیں، آپ حکومت میں ہیں، وہ ہمارے لئے Realistic ہے، اسی کے اوپر ہم آپ کو ناپیں گے، آپ نے اس منشور کے اندر نوجوانوں کو روزگار کی بات کی ہے، ایک کروڑ ملازمتیں دینے کی بات کی ہے، آپ نے پچاس لاکھ گھر تعمیر کرنے کی بات کی ہے، آپ نے اس منشور کے اندر ایک Empowered local government کی بات ہے، آپ نے کہا کہ ہم اگلی مرتبہ ناظمین کو Directly elect کریں گے، میں آپ کو اس بات پہ سپورٹ کرتا ہوں لیکن ہم اس دن کا انتظار کریں کہ آپ اس کو Implement کریں، آپ نے ایک پولیس نظام، بہتر پولیس نظام کی بات کی ہے، آپ نے گورننس کی بات کی ہے، آپ نے سول سروسز ریفارمز کی بات کی ہے، یہ سارے وہ ایریاز ہیں کہ جن کی ضرورت ہے، آپ نے Clean drinking water کی بات کی ہے۔ میں آپ کو وزیر اعلیٰ صاحب! بتانا چاہتا ہوں جناب سپیکر صاحب کی وساطت سے کہ اس الیکشن کمپین کے اندر، یہ میرا چوتھا الیکشن ہے کہ میں نے جیتا ہے، میں بلدیات کے اندر جیتا، میں صوبائی اسمبلی کے اندر جیتا، میں نے اپنی فیملی کے لئے، اپنی پارٹی کے لئے Campaigning کی ہے، آٹھ دس الیکشنوں کو میں Observe کرتا رہا ہوں، آپ کو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت جو دو بڑے مسئلے جو مجھے سامنے آئے، وہ پینے کے صاف پانی کا مسئلہ ہے، چشمے خشک ہوتے جا رہے ہیں، Water table گرتا جا رہا ہے اور بہت بڑا یعنی میرے علاقے کے اندر جہاں برف باری ہوتی ہے، وہاں بہت بڑا مسئلہ ہے پانی کا، تو یہ آپ کے لئے چیلنجز ہیں۔ گورننس آپ کے لئے چیلنج ہے، سول سروسز ریفارمز آپ کے لئے چیلنج ہے، پولیس ریفارمز آپ کے لئے چیلنج ہے، لوکل گورنمنٹ کا Empowered System آپ کے لئے چیلنج ہے لیکن میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میرے Assessment کے مطابق، میرے تجزئے کے مطابق کوئی تیس پینتیس فیصد مسئلے ایسے ہیں کہ جن کو پیسوں کی ضرورت ہے، ساٹھ ستر فیصد مسئلے ایسے ہیں کہ جن کا تعلق گورننس سے ہے، اگر آپ گورننس کو Improve کریں گے، گورننس ریفارمز کریں گے تو آپ لوگوں کے دلوں کے اوپر حکومت کریں گے، آپ کی حکومت مستقبل میں بھی جاری رہے گی اور اگر آپ نے ڈیلیور نہیں کیا تو ظاہر ہے پھر لوگوں کو مایوسی ہو گی اور جن امیدوں کے ساتھ لوگوں نے آپ لوگوں کو الیکٹ کیا ہے، اگر اس پر آپ پورے نہیں اترتے ہیں تو یہ ہم سب کی بدقسمتی ہو گی، اس لئے ہماری Responsibility ہے، شاہ فرمان صاحب نے بات کی، ہماری Responsibility ہے کہ ہم آپ کے منشور کے اوپر، جو رولز آف بزنس ہے، کانسٹی ٹیوشن ہے، اس کو پڑھ کر اور آپ کے پروگرام کو

پڑھ کر اسی کے اوپر آپ کو Accountable ٹھہرائیں۔ میں دو باتیں کر کے آپ سے اجازت چاہوں گا، ایک یہ ہے کہ اس صوبے کے اندر ہمیشہ سے روایتی حکومت، روایتی طرز حکمرانی رہی ہے اور ایک ضلع کو جس سے چیف منسٹر Belong کرتا ہو، بہت زیادہ فنڈز جاتے ہیں جہاں سے سپیکر Belong کرتے ہوں، پھر وہاں بہت زیادہ فنڈز جاتے ہیں، پھر جہاں سے سینیئر منسٹر Belong کرتا ہو، وہاں پھر Equitable distribution نہیں ہے، انصاف اور عدل پر تقسیم نہیں ہے۔ جو Socio economic indicators available ہیں، اس پر تقسیم نہیں ہے۔ اگر آپ نے یہ کام کر دیا تو میں آپ کو سچی بات بتاؤں کہ Inclusive development دینے میں کامیاب ہو جائیں گے اور Inclusive development کے اندر محرومیاں ختم ہو جائیں گی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آپ حکومت کریں گے اور دوسری بات میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ اسمبلی جو ہے، اس نے آپ کو طاقت دی ہے اور اس نے ہمیں طاقت دی ہے، ہم سب کو اس اسمبلی نے طاقت دی ہے، آپ کو اس اسمبلی نے الیکٹ کر دیا ہے اس لئے یہ اسمبلی ہمیشہ سے، سچی بات یہ ہے، یہ بات مجھے نہیں کہنی چاہیئے لیکن یہ بے توقیر رہی ہے، یہاں کا جو بزنس ہے، اس کو سیریس نہیں لیا جا تا رہا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس اسمبلی کو عزت دیں گے اور آپ اپنے منسٹرز کو بھی اور آپ بیوروکریسی کو بھی اس کے سامنے Accountable ٹھہرائیں گے اور یہ یہ دو کام آپ کریں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی یہ حکومت ہمیشہ کے لئے رہے گی اور یہ لوگوں کے لئے ہو گی۔ دیکھیں ہم جو ہیں Important نہیں ہیں، وہ لوگ Important ہیں جنہوں نے ہمیں الیکٹ کیا ہے، People's interests are supreme اگر ہم بیوروکریسی، الیکٹڈ لوگ، لوگوں کے Interests کو سپریم رکھیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم لوگوں کے دلوں کے اوپر حکرانی کر سکتے ہیں۔ میں آپ کو ایک مرتبہ پھر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ایک Positive اور Constructive Opposition انشاء اللہ تعالیٰ کریں گے اور آپ کے ساتھ تعاون کریں گے۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، عنایت صاحب۔ شاہ محمد وزیر خان۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پہلے تو میرے خیال میں ہماری باری ہونی چاہیئے اور اس کے بعد اگر۔۔۔۔

<u>میاں نثار گل:</u> جناب! ہمیں پہلے موقع دیں کیونکہ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ابھی پارلیمانی لیڈرز آئے نہیں ہمارے پاس، ہم تو بس سنیارٹی پر بلا رہے ہیں۔
<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> دیکھیں سپیکر صاحب! ہمیں بھی بات کرنی ہے۔
<u>جناب سپیکر:</u> بلاتے ہیں، بلاتے ہیں۔
<u>جناب شاہ محمد وزیر:</u> شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں آج محمود خان صاحب کو چیف منسٹر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپ کو اور محمود جان کو نئی کرسی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور تمام ہاؤس کو جتنے بھی ہمارے بھائی آئے ہیں، ان کو بھی مبارکباد کہنا چاہتا ہوں۔ ہمارے اکرم خان درانی صاحب ہمارے قابل قدر ہیں، چیف منسٹر رہ چکے ہیں، اس نے چند الزامات لگائے، میں تلخی پیدا نہیں کرنا چاہتا ہوں کیونکہ تنقید جمہوریت کی حسن ہے لیکن اگر ہم خاموشی اختیار کریں تو دنیا یہ باور کرے گی کہ واقعی یہ الزامات صحیح ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! ہمیں اس پر خوشی ہو رہی ہے کہ وہ آج الیکشن کمیشن پر تنقید کر رہے ہیں، اداروں پر تنقید کر رہے ہیں، 2016 میں یہ ہمارا الیکشن تھا بلدیاتی نظام کا، میرے بنوں کے 37 ممبران تھے، میری تحصیل کی پی ٹی آئی واحد پارٹی تھی اور ہمارے مدمقابل چھ پارٹیاں تھیں، ان کے 29 ممبران تھے، تو میرے دو ڈسٹرکٹ ممبر اور چھ تحصیل ممبر اغواء کئے گئے اور اٹک جزیرہ میں سرکاری جھنڈے کے نیچے ان کو قید کیا گیا اور ان کو موٹر لانچ میں سیر کرایا گیا اس دریا میں، تو آیا اس وقت اس کو جمہوریت یاد نہیں تھی، یہ قانون میں جائز ہے، پشتو میں جائز ہے، اسلام میں جائز ہے، کس چیز میں یہ جائز ہے؟ پھر ایف آئی آر، پھر ان پر ایف آئی آر ہو گئی اور ان کو دبا کر اس نے واپس لے لی، پی ٹی آئی والے نے، جناب سپیکر صاحب! اب بھی جب انتخابات ہو رہے تھے تو چیف منسٹر ڈسٹرکٹ بنوں سے تعلق رکھتا تھا اور ہمارے سارے جو نگران وزراء تھے، ان کا تعلق بھی بنوں سے تھا اور یہ صرف اس کی ذمہ داری الیکشن تھی، ایک انکوائری Conduct کی جائے، مجھے جو بنوں کے عوام کہہ رہے ہیں کہ چیف منسٹر صاحب خفیہ طریقے سے بنوں آیا تھا، وہ کس کے لئے آیا تھا، وہ کس کو جتوانے کے لئے آیا تھا، اس کے کیا اغراض و مقاصد تھے چیف منسٹر کے؟ اس کے بارے میں ہمارے چیف سیکرٹری نے بھی خط لکھا ہے، ہمارے آئی جی صاحب نے بھی خط لکھا ہے کہ اس کے ہمارے اوپر ایک پریشر تھا کہ صرف ایک پارٹی کو سپورٹ کرو، تو ہمارے تو نہ اختیارات تھے، اختیارات اگر تھے تو ان لوگوں کے تھے جو اس نے تجویز کئے تھے اور چیف منسٹر کی بڑی ذمہ داری ہوتی ہے، جناب درانی صاحب کے ذاتی حلقے میں میرا حق نہیں بنتا ہے کہ میں مداخلت کروں لیکن چیف منسٹر صاحب ہمارا ایک اور بھائی تھا درانی صاحب کے مقابلے میں، اس کی پہلی 'ری کاؤنٹنگ' ہو رہی تھی، وہاں ایک

درخواست الیکشن کمیشن کو دی کہ یہ دوبارہ 'ری کاؤنٹنگ' ہو رہی ہے، الیکشن کمیشن نے اس پر Stay دیا کیونکہ وہ جیت رہا تھا وہ ہمارا بندہ، تو اس وجہ سے اس کے جیتنے کا راستہ روکا گیا۔ تو کس نے زیادتی کی؟ ہمیں تو اس پر افسوس ہو رہا ہے کہ ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ اب اس دفعہ جب آزاد الیکشن ہوا، میں سارے اداروں کو سلام پیش کرتا ہوں کہ جتنا آزاد الیکشن یہ ہو چکا ہے کبھی بھی ہم نے نہیں دیکھا ہے۔ چونکہ بنوں میں یہ مشہور تھا، درانی صاحب بڑے فخر سے کہہ رہے تھے، ہمارا بڑا معزز ہے، قابل قدر ہے، یہ محسوس نہ کریں لیکن یہ فخر سے کہتے تھے جلسے میں کہ میں ایک ایسا کھلاڑی ہوں کہ میں جب گیم ہارتا ہوں تو اس کو پھر جیت میں تبدیل کر سکتا ہوں، یہ میری اپنی مہارت ہے۔ تو بنوں میں یہ مشہور تھا کہ درانی صاحب جس کو جتوانا چاہتا ہے وہ اس کو جتوا سکتا ہے، تو آج وہ کیوں گلہ کر رہا ہے؟ پہلے تا ہمارے خلاف ڈی جی ہاؤسنگ استعمال ہوتا تھا جو چیف الیکشن کمشنر کا داماد تھا، وہ ایک فون سے، تو میں معذرت بھی چاہتا ہوں درانی صاحب سے کیونکہ یہ کڑوی باتیں ہیں لیکن حق باتیں ہمیشہ کڑوی ہوتی ہیں۔ ایک بات کی درانی صاحب نے کہ اس نے قرضے لیے، صوبائی حکومت نے، جب نواز شریف نے 2013 سے 2018 تک قرضے لیے مرکز میں، تقریباً 13 ہزار بلین سے 27 ہزار بلین تک، تو وہ اس کے کولیشن پارٹنر تھے، کبھی بھی اس نے تنقید نہیں کی اس کے اوپر، اور وہ بڑے اہم عہدہ پر تھے وہاں، اس کی پارٹی کولیشن پارٹنر تھی، الحمد للہ اس کی ایک حیثیت تھی، تو میں تلخی مزید نہیں پیدا کرنا چاہتا ہوں اور جو سی پیک کی بات ہے، سی پیک ہمارے ساؤتھ ریجن کو کس نے بائی پاس کیا نواز شریف کے ساتھ مل کر؟ پنجاب سے سی پیک آ گیا، پانچ سو کلو میٹر اس کا رقبہ بڑھا دیا گیا، اس کی Length جو تھی، اس کو بڑھایا گیا، اس کا نقصان خیبر پختونخوا کو ہو گیا۔ جب ہم کنٹینر پر احتجاج کر رہے تھے تو وہاں ہمارا سی پیک کا نقشہ تبدیل کیا گیا، وہ اخباروں پر بھی موجود ہے، کس کے مشورے پر تبدیل کیا گیا؟ میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، اگر کسی کو میری بات ناپسندیدہ گزری ہو تو میں اس سے معذرت چاہتا ہوں۔ مہربانی، تھینک یو۔

جناب سپیکر: چونکہ بہت بڑی لسٹ ہے۔

جناب اکرم خان درانی: جناب سپیکر صاحب! Personal Explanation کے لئے، سپیکر صاحب! Personal Explanation کے لئے چونکہ میرا نام لیا گیا ہے، اس میں آپ مجھے ٹائم دیں۔

جناب سپیکر: جی درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی: جناب سپیکر صاحب! میں نے تو یہاں پر بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ کچھ حقائق بیان کئے اور میں خود بھی اس ماحول کا آدمی ہوں، جو اس صوبے کی روایات ہیں اور ہم کوشش بھی کر رہے ہیں کہ اس صوبے کی روایات جو ہیں، اس طرح کر لیں کہ یہ اسمبلی ہم چلاتے تھے ایک اپنے حجرے جیسے، جو وہاں پر ہمارا نظام ہے، دو تین باتیں ہمارے شاہ محمد خان صاحب نے کیں، ایک تو یہ تھی کہ انہوں نے الزام لگا دیا کہ ڈسٹرکٹ کا جو الیکشن تھا، اس میں سے ہمارے ساتھ زیادتی ہوئی، تو اس وقت تو پی ٹی آئی کی حکومت تھی، چیف منسٹر یہاں پر پی ٹی آئی کا تھا تو میں کس طرح اس کے ساتھ زیادتی کر سکتا تھا؟ اور یہ تو ایک طریقہ ہے کہ جہاں پر آدمی کو تھوڑا سا خوف ہو یا ڈر ہو کہ میرے صوبے میں چونکہ میری مخالف حکومت ہے اور کہیں اس طرح نہ ہو کہ وہ ہمارے ممبران کو، جو حکومت کی کچھ اس طرح باتیں ابھی بھی وہاں پر پنجاب میں آرہی ہیں یا اور جگہوں پر آرہی ہیں کہ وہاں پر لوگوں کو کہا جا رہا ہے کہ آپ اس طرح کریں، تو ہم نے اپنے گھر میں حفاظت کے لئے اپنے لوگوں کو لایا اور سیدھا وہاں پر، کسی کو بھی ہم نے زبردستی وہاں اغواء نہیں کیا ہے اور نہ ہم اغواء کرنے والے لوگ ہیں، جو آدمی آپ کے ساتھ دل سے جاتا ہے، وہ جا سکتا ہے۔ باقی یہاں پر دوسری بات کی گئی کہ میں سیاست میں تھوڑا سا اپنے آپ کو اس طرح سمجھتا ہوں، اگر شاہ محمد صاحب برا نہ مانیں تو میرا شاگرد تھا اور میرے ساتھ وہ کام کرتا تھا اور میرے ساتھ ایک چھوٹے بھائی کی طرح، سیاست میں میں نے اس کے قدم رکھے اور میں نے تھوڑی سی تعلیم بھی دی اس کو، چونکہ اس کا باپ میرا دوست تھا اور جب میں سی ایم تھا تو اس وقت بھی یہ میرے ہاؤس میں ہوتا تھا اور میرے ساتھ بیٹھتا تھا اور میں اس کے باپ کی حیثیت سے جب وہ میری نظر میں ہوتا تھا تو میں اس کا بہت بڑا احترام کرتا تھا اس لئے کہ وہ میرے دوست کا بیٹا ہے۔ ابھی سیاست میں ہم ایک دوسرے سے دور ہیں، سیاست میں ہر ایک کا جمہوری حق ہے کہ وہ جہاں پر بھی چاہے وہاں پر سیاست کرے اور کچھ ایسی باتیں ہیں، میں تو اس ماحول کو اس طرح دیکھتا ہوں کہ یہاں پر کوئی کسی کی، میں نے تو یہ بھی بات کی کہ ہم پی ٹی آئی پر الزام نہیں لگا رہے ہیں، ہم ان اداروں پر الزام لگا رہے ہیں جن اداروں نے یہ کیا ہے اور وہ سب کو معلوم ہے، پورے ملک کے عوام کو معلوم ہے اور جو الیکشن کی بات ہوئی کہ الیکشن اس وقت خود مختار نہیں تھا، پوری پارلیمنٹ میں سب جماعتوں نے کوشش کر کے ایک تو الیکشن کمیشن کو 20 ارب روپے دیئے اور دوسرا جو تھا، وہ بھی اس طرح تھا کہ الیکشن کمیشن کو با اختیار بنایا گیا۔ ابھی جب الیکشن کمیشن با اختیار ہے پھر اس پر کون سی اتھارٹی ہے کہ اس کو بے اختیار بنایا گیا؟ اگر یہاں پر ہم یہ نہیں بتائیں گے تو ہم تو یہاں

پر اصلاح کی بنیاد پر بات کرتے ہیں، ہم تو یہاں پر ایک ماحول ہے، اس کو مستقبل کے لئے بھی ٹھیک کرنا چاہتے ہیں۔ یہاں پر ہم نے دیکھا کہ میاں نواز شریف صاحب کی دو تہائی اکثریت تھی لیکن اس کے بعد جب ماحول تبدیل ہوا، وہ بھی آپ سب لوگوں کو معلوم ہے، تو میں تو یہاں پر اپنے بھائیوں سے کہتا ہوں کہ جو یہ اچھائی کرتا ہے تو اس کو برائی کا بھی اختیار ہوتا ہے، خدا نہ کرے کہ جس کے ساتھ جو اچھائی ہو جاتی ہے پھر کل یہ نقشہ مہینے، دو چار مہینے میں بدل بھی جاتا ہے، ہم تو یہی کوشش کر رہے ہیں کہ خدارا عوام کو یہ اختیار ہونا چاہیئے اور عوام خود فیصلے کر لیں، عوام کی مرضی کے جو لوگ آئے ہیں، وہ ضرور اگر ایک آدمی ہے، اس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور اس کو ٹھیس پہنچا ہے تو ضرور اس کا کچھ مداوا ہونا چاہیئے اور ہم چاہیں گے کہ یہاں پر میں نے جو باتیں کیں، وہ بھی میں نے اس بنیاد پر کیں کہ اس صوبے کے عوام کا سب پر حق ہے، اس نے لوگوں کو یہاں پر لوگوں کو، اے این پی کو بھی حکومت دی ہے، متحدہ مجلس عمل کو بھی حکومت دی ہے، پیپلز پارٹی کو تین چار مرتبہ، مسلم لیگ نون کو بھی حکومت دی ہے، تو ہم چاہیں گے کہ یہاں پر ہم اس ماحول کو تھوڑا سا ٹھیک بھی رکھیں اور کچھ ایسی باتیں میرے پاس ہوں گی کہ شاید یہاں پر میں اس کو بیان نہ کروں تو بہتر ہو گا، اس اسمبلی کے وقار کے لئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> بہت شکریہ، تھینک یو سر، تھینک یو، درانی صاحب۔ میاں نثار گل صاحب بہت نزدیک جا رہے ہیں اور بہت سارے لوگ بات کرنا چاہتے ہیں تو مہربانی۔

<u>میاں نثار گل:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں سارے ممبران اسمبلی کو مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ اس ایوان کے ممبران منتخب ہوئے ہیں، اس کے بعد میں محمود خان صاحب کو As Chief Minister اور جناب سپیکر! آپ کو As Speaker Assembly اور محمود جان صاحب کو ڈپٹی سپیکر منتخب ہونے پر مبارکباد دیتا ہوں اور ساتھ ساتھ اپوزیشن ممبران جتنے بھی ہیں، ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے قائد ایوان کے لئے میرا انتخاب کیا تھا اور مجھے 33 ووٹ ملے اور اس میں امجد افریدی صاحب کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ جنوبی اضلاع سے اور کوہاٹ سے تعلق رکھتا ہے، میرے دوست بھی ہیں، ایوان میں 32 ممبران تھے لیکن آج شکر الحمد للہ انہوں نے مجھے ووٹ بھی دیا ہے اور اب 33 بن گئے ہیں اور ساتھ ساتھ آپ کو بھی مبارکباد دیتا ہوں اور آپ کو پتہ ہو گا کہ 2002 میں آپ اپوزیشن میں تھے اور اس وقت بخت جہاں صاحب سپیکر تھے، میرے خیال میں مجھے امید ہے کہ آپ وہ کردار ادا کرتے رہینگے کیونکہ سب سے زیادہ اپوزیشن کو بولنے کا موقع ملتا تھا۔ اگر آپ وہ

ریکارڈ دیکھ بھی لیں تو میرے خیال میں آپ نے جو پارلیمانی طرز سیاست کی تھی اور جس طرح آپ نے اپنا اپوزیشن کا کردار ادا کیا تھا، ہم آج اس سیٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں، ہم آپ سے امید کرتے ہیں کہ پاکستان تحریک انصاف تعداد میں اکثریتی پارٹی ہیں لیکن ہم ایوان کے منتخب نمائندے ہیں، میں تیسری دفعہ ایوان میں منتخب ہو کر آیا ہوں، ملک ظفر اعظم صاحب بھی تیسری دفعہ آئے ہیں۔ جناب سپیکر! ادھر بات ہو رہی تھی الیکشن کی، اگر ہم اس پر بات کریں گے تو آپ لوگ ناراض نہ ہوں کیونکہ کرک میں میں جس حلقے سے جیت کے آیا ہوں، رات کے بارہ بجے تقریباً دس ہزار لوگوں کو میں لے کر گیا تھا، انتظامیہ یا جو بھی اس میں Involve تھے اور مجھے دوسرے دن چار بجے ریزلٹ ملا اور ہم نے گھیراؤ کیا ہوا تھا، اگر ہم اسی طرح گھر میں بیٹھے ہوتے تو ہو سکتا ہے کہ آج میں ادھر ممبر نہ ہوتا لیکن خیر وہ جس طرح درانی صاحب نے کہا کہ ہم تحریک انصاف کے لوگوں پر ہمارا وہ نہیں ہے لیکن جو انتظامیہ یا جو لوگ Involve تھے، ان کے مطابق ہم باہر بھی بولتے رہینگے اور اندر بھی بولتے رہینگے اور میں Specially چیف منسٹر صاحب کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ اللہ کرے وہ شریف آدمی ہیں، ان کے کاندھوں پر بہت بڑا بوجھ ہے لیکن ہم بھی جنوبی اضلاع سے تعلق رکھتے ہیں، اس ضلعے سے جو اس صوبے کو بلکہ پورے پاکستان ڈیڑھ ارب روپے روزانہ دے رہا ہے اور ہم یہ امید کرتے ہیں کہ ہمارے علاقے کی پسماندگی کو دیکھتے ہوئے ہمیں اپنا حق As Opposition Member دیا جائیگا اور ان شاء اللہ وتعالیٰ ہم یہ وعدہ کرتے ہیں کہ ہم مثبت بات کریں گے اور ساتھ ساتھ آپ کو یہ بھی مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ آج کے بعد میرے خیال میں اس ایوان میں پشتو بولنا بند ہو گیا کیونکہ ہم پشتو میں بولینگے تو آپ Lift نہیں کرائینگے، پھر ہمیں اردو بھی اچھی طرح سیکھنا پڑے گی۔ بہت بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب لطف الرحمان صاحب، اس کے بعد بابک صاحب، لطف الرحمان صاحب نہیں ہیں، جی آپ میں سے کوئی بھی بات کرلے، بابک صاحب کرلیں یا لطف الرحمان صاحب، بابک صاحب کرلیں، بابک صاحب کرلیں، اس کے بعد لطف الرحمان صاحب کرلیں۔

<u>جناب سردار حسین</u>: دیکھیں، نہیں سپیکر صاحب! مائیک ذرا میرا، سپیکر صاحب محترم! آج ایسا دن ہے کہ میرے خیال میں صرف پارلیمانی لیڈرز کو آپ موقع دے دیتے، یہ تو جس طرح عاطف خان نے یہاں پر کہا، اب میں نہیں سمجھتا ہوں کہ آپ نے کونسا، Any how لیکن ہونا یہ چاہیئے تھا کہ آپ تمام پارٹیوں کے پارلیمانی لیڈرز کو موقع دے دیتے تو اچھا رہتا۔ اب ظاہر ہے کہ New elected ہمارے

چیف ایگزیکٹیو ہیں، اس نے بھی بات کرنی ہے، اب آپ نے مجھے ہاؤس دیا، فلور دیا یا لطف الرحمان صاحب کو؟

جناب سپیکر: نہیں، آپ پہلے کر لیں۔

جناب سردار حسین: تھینک یو، شکریہ سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے تو میں نئے Elected Leader of the House کو مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں اور یہ امید رکھتا ہوں کہ ان شاء اللہ جس طرح مجھ سے پہلے عنایت اللہ خان نے کہا کہ واقعتاً صوبے کی تاریخ میں جب ہم دیکھتے ہیں تو پہلی دفعہ ملاکنڈ ڈویژن کو ایک ایسا Lucrative slot ملا ہے کہ سارے ملاکنڈ ڈویژن کے لئے یہ خوش آئند ہے اور مجھے امید ہے کہ پانچ سال ہم نے اپوزیشن میں گزارے تھے، مجھے توقع ہے کہ جو ہمارے Newly elected وزیر اعلیٰ صاحب ہیں، وہ یوسفزئی پٹھان ہیں، اپوزیشن کو دیوار سے نہیں لگائینگے اور جس طرح انہوں نے اپنی پہلی میڈیا سے گفتگو میں کہا تھا کہ اپوزیشن کو ساتھ لیکر جائینگے تو مجھے امید ہے ان شاء اللہ آج کا دن یقیناً جمہوریت کے لئے تاریخی دن ہے لیکن جس طرح مجھ سے پہلے یہاں پر بتایا گیا اور یہ اسی ملک کی بدقسمتی ہے کہ جمہوریت دشمن جو قوتیں ہیں، وہ ہر وقت اکہتر سال ہو گئے ہیں اس ملک کے، پاکستان اکہتر سال کا ہو گیا اور میں زیادہ پیچھے نہیں جاؤنگا لیکن اس اسمبلی ہال میں جو بہت بڑی تصویر لگی ہوئی ہے بابائے قوم کی، تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ یہ جو جمہوریت کی دشمن قوتیں ہیں، ایک زمانہ ایسا تھا کہ اس بابائے قوم کی بہن فاطمہ جناح بی بی الیکشن کے لئے کھڑی تھی اور ان قوتوں نے بابائے قوم کی بہن کو ہرایا اور ایک ڈکٹیٹر کو جتوایا اور آج تک اس ہمارے ملک میں منتخب وزیر اعظموں کو پھانسی پر چھڑایا گیا، یہ سلسلہ آج تک چلا آ رہا ہے۔ جس طرح درانی صاحب نے کہا، ہماری تنقید پی ٹی آئی کے اوپر بھی نہیں ہے اور نہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے مقابلہ پی ٹی آئی کے ساتھ کیا، ہم نے تو مقابلہ ان قوتوں سے کیا ہے جن قوتوں نے پچھلے پانچ سال سے اسی ملک میں ملک کے ایک قومی لیڈر کو ہیرو اور باقی تمام لیڈرز کو زیرو، ان کی تشہیر کرتے تھے (تالیاں) جناب سپیکر! اور یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے، تنقید اداروں پر بھی ہو رہی ہے اور اداروں پر نہیں بھی ہو رہی ہے لیکن پاکستان کے عوام یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ جو Pillars of the State ہوتے ہیں، میڈیا کو آپ دیکھیں، پچھلے پانچ سال سے سنسر شپ ہے، ایک پارٹی کو چوبیس چوبیس گھنٹے آپ کوریج دیتے رہو، ایک پارٹی کو چوبیس چوبیس گھنٹے سارے چینلز پر، ان کی مجبوری ہے، ان کی ضرورت بھی ہے، احتسابی اداروں کو ایک پارٹی کے مخالفین کو انتقام کے طور پر استعمال ہونا، آج عدالتی فیصلوں پر اتنے بڑے سوالات

جب اٹھتے ہیں اور بات چلی آ رہی تھی اور 25 جولائی تک جب پہنچے تو ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ فوج کے سپاہیوں کو یہ اختیار دیا کس نے کہ وہ Election day پر وقفہ کریں، ان کو یہ اختیار کس نے دیا تھا کہ پولنگ ایجنٹس کو آپ باہر بٹھائیں، ان کو یہ اختیار کس نے دیا تھا کہ پولنگ ایجنٹس کو آپ فارم پینتالیسنہ دیں، ان کو یہ اختیار کس نے دیا تھا جو اربوں روپیہ الیکشن کمیشن کو دے دیا گیا، جو آر ٹی ایس سسٹم انہوں نے بنایا، وہ ایک دن کے لئے تھا اور اسی دن وہ آر ٹی ایس سسٹم خراب کیوں رہا؟ اور اس سے بڑھ کر۔۔۔۔۔

(ظہر کی اذان)

<u>جناب سردار حسین:</u> جناب سپیکر صاحب! اس سے بڑھ کر نادرا کو اور الیکشن کمیشن کو اس چیز کی وضاحت کرنا ہوگی، الیکشن کمیشن نے تو ایک نمبر دیا تھا 8300، پاکستان کے تمام ووٹرز کو کہ وہ اسی نمبر پر اپنا شناختی کارڈ نمبر دے دیں تو ان کو کوڈ نمبر، سیریل نمبر، وہ ایریا پولنگ کا، وہ دے دیا جائیگا لیکن اس کی وضاحت ہو جانی چاہیئے کہ ایک پارٹی کے ذمہ داروں کے پاس ایک ایسا App install ہوا جس App میں اگر کوئی کسی کا نام اور والد کا نام دے دیتے، اس کی تمام فیملی کے نام اور شناختی کارڈ نمبرز آتے تھے۔ جناب سپیکر! یہ بات کوئی ڈھکی چھپی نہیں رہی ہے، وہ لوگ جوان اداروں کے اہلکاروں کی غداری کو نشانہ بناتے ہیں، تنقید کرتے ہیں، ملک کی مقتدر قوتیں ان پارٹیوں اور ان رہنماؤں کو غدار ٹھہراتے ہیں لیکن فلور آف دی ہاؤس پہ کہتے ہیں کہ حقیقتاً وہ لوگ جو اکہتر سال اسی ریاست کے ساتھ کھیلتے چلے آ رہے ہیں، ہمیشہ جمہوریت پر شب خون کرتے ہیں، ہم یہ کھلے عام کہتے ہیں کہ حقیقتاً وہی لوگ اسی ریاست کے غدار ہیں۔ یہ بات کہنا، یہ نوجوان ہمارے ساتھی ہیں، ہمیں گلہ بھی ان سے نہیں ہے اور ہم تنقید بھی ان پر نہیں کر رہے ہیں لیکن یہ بات کہنا کہ بڑے سیاستدانوں کو ان نوجوانوں نے شکست دی ہے، ناں میرے ساتھیو، میرے بھائیو! ان نوجوانونے ان ان بڑے بڑے سیاستدانوں کو شکست نہیں دی ہے، ان قوتوں نے دی ہے، ان قوتوں نے، (تالیاں) جنہوں نے اربوں روپیہ لگایا ہے، اربوں روپیہ لگایا ہے اور یہ سب نے بات کی ہے اور سب کو بات کرنی چاہیئے (مداخلت) سب کو ایک دوسرے کو برداشت کرنا چاہیئے، آپ اپنی باری پر (مداخلت) سب اپنی باری پر بات کریں گے، نہیں نہیں، برداشت پیدا کریں گے، برداشت پیدا کریں گے، (شور) فلور مجھے ملا ہے۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ابھی فلور بابک صاحب کے پاس ہے، باقی لوگ تشریف رکھیں۔

<u>جناب سردار حسین:</u> اس طرح کام نہیں چلے گا (شور) اس طرح کام نہیں چلے گا۔

جناب سپیکر: فلور بابک صاحب کے پاس ہے، باقی لوگ تشریف رکھیں۔
جناب سردار حسین: اس طرح کام نہیں چلے گا۔
جناب سپیکر: فلور بابک صاحب کے پاس ہے، باقی لوگ تشریف رکھیں۔ فلور بابک صاحب کے پاس ہے، باقی لوگ تشریف رکھیں۔
جناب سردار حسین: جناب سپیکر، جناب سپیکر، (شور)   جناب سپیکر! میرے خیال میں، جناب سپیکر! یہ جواب دے دیں، یہ جواب دے دیں، یہ جواب دے دیں۔   (شور)   دیکھیں اس طرح تو نہیں چلتا۔   (شور)
جناب سپیکر: میری ایک گزارش ہو گی کہ پانچ سال ہم نے بیٹھنا ہے اس ہاؤس میں، آج کوشش کریں مبارک سلامت تک محدود رکھیں، باقی باتیں آگے کرتے رہینگے۔
جناب سردار حسین: میرے خیال میں جناب سپیکر صاحب!
جناب سپیکر: جی بابک صاحب!
جناب سردار حسین: رولز ہمیں یہ کہتے ہیں، جناب سپیکر!   (شور)   مجھے بات کرنے دیں، رولز ہمیں یہ کہتے ہیں کہ اگر خدانخواستہ کوئی ممبر غیر مہذب لفظ استعمال کرتے ہیں تو جناب سپیکر! آپ کے پاس اختیار ہے کہ وہ Expunge کر دیں، وہ آپ حذف کر دیں Otherwise، جس کو فلور ملتا ہے، میرے خیال میں اخلاقی طور پر بھی اور رولز کے طور پر بھی ہم سب کو ایک دوسرے کو سننا چاہیئے، میرے خیال میں،   (تالیاں)   جناب سپیکر!   یہاں بات کی گئی ہے امن کی، ہاں نا، امن ہے ناں، پچھلے پانچ سال یہاں پر اکرام اللہ خان گنڈاپور صاحب بیٹھے تھے، خود کش حملے میں وہ شہید ہو گئے، پشاور میں شہید بشیر بلور کے بیٹے ہارون بلور صاحب شہید ہو گئے، اکرم خان درانی صاحب، سب پر ہوئے، سب پر ہوئے، اکرم خان درانی صاحب پر Election campaign کے دوران تین حملے ہوئے، مولانا فضل الرحمان صاحب کے بیٹے اسد محمود پر حملہ ہوا، ہم یہ نہیں کہتے ہیں، دہشتگردی کے واقعات میں کمی ضرور آئی ہے لیکن دہشتگردی ختم نہیں ہے اور Election campaign کے دوران تو ایسا لگ رہا تھا، ایسا لگ رہا تھا کہ خود کش جو بمبر زہیں، ان کو باندھا گیا ہے اور مخصوص دنوں کے لئے ان کو کھلا چھوڑ دیا گیا اور کس کے خلاف چھوڑا گیا؟ جناب سپیکر!   یہ بات اب ڈھکی چھپی نہیں رہی، ساری دنیا میں دنیا کے عوام کے مسائل کا حل جمہوریت میں مضمر ہے، یہاں پر جمہوریت کو چلنا چاہیئے، یہاں پر جمہوریت کو چلنا چاہیئے،

یہاں پر جمہوریت کو آزاد ہونا چاہیئے۔آج میڈیا پابند ہے،آج احتسابی ادارے پابند ہیں اور نواز شریف صاحب تو کہتا ہے کہ ووٹ کو عزت دو، صحیح نعرہ ہے، ساری قوم کی آواز ہے کہ ووٹ کو عزت دو لیکن ہم ایڈیشن کرنا چاہتے ہیں کہ آج کے بعد ووٹ کو تحفظ بھی ہونا چاہیئے،ووٹ کو عزت بھی دینا چاہیئےاور ووٹ کو تحفظ بھی دینا چاہیئے۔ یہ ساری قوم ابھی جانتی ہے کہ تین دفعہ وزیراعظم بننے والا شخص میاں محمد نواز شریف بکتر بند گاڑیوں میں اس کو لایا جارہاہے اور مشرف جس نے آئین کو توڑا ہے، وہ مکے بنا رہا ہے، مکے، سپریم کورٹ کے آرڈر پر وہ نہیں آرہا، آیا اسی ملک کے کسی ادارے میں اتنی جرات ہے کہ وہ اس ڈکٹیٹر کو جس نے آئین کو توڑا ہے، اس کو لا سکے؟ جب بات اگر احتساب کی ہو گی، انتقام سے بالاتر ہونی چاہیئے، Across the board ہونی چاہیئے۔ بات اگر کرپشن کی روک تھام کی ہو تو میرے خیال میں تو یہ نہیں دیکھنا چاہیئے کہ یہ 'اے' ہے اور یہ 'بی' ہے، سب کا احتساب ہونا چاہیئے، Across the board ہونا چاہیئےاور پاکستان کے اداروں کو آئین میں متعین اختیار کے اندر رہتے ہوئے سب کو اپنا اپنا کردار ادا کرنا ہو گا ورنہ اگر وہ جمہوریت میں ہار دیں گے، وہ کسی لیڈر کو آسمان تک پہنچائیں گے اور کسی کو زمین پر گرائیں گے تو پھر ضرور ہم عوام کے نمائندے ہیں، عوام بھی تنقید کا حق رکھتے ہیں اور ہم بھی تنقید کریں گے اور کھلے عام کریں گے، یہ پریکٹس بند ہونا چاہیئے (تالیاں) جناب سپیکر! یہ پریکٹس بند ہونا چاہیئے، یہ اختیار عوام کے پاس ہونا چاہیئے۔ آیا اسی بات سے کوئی انکار کر سکتا ہے کہ 25 جولائی کو فوج کے سپاہیوں نے ڈنڈوں کے ذریعے مخالف ایجنٹوں کو باہر کیا ہے، ایک جماعت کے مخالف امیدواروں کو عوام کے سامنے بے عزت کیا ہے اور یہ میسج انہوں نے عوام کو دیا ہے کہ یہ جو ایک پارٹی ہے، یہ منظور نظر پارٹی ہے اور جو باقی پارٹیاں ہیں، Religious پارٹیاں ہیں، میرے ساتھی خفہ نہ ہوں، سب کو یہ اختیار ہے کہ جب ان کو فلور دیا جاتا ہے تو کھلے عام بات کریں، میں یہ ضرور کہوں گا کہ اپوزیشن کے جو ممبران یہاں پر جیت کر آئے ہیں، وہ جو ڈنڈا آیا تھا، ان کو ہرانے کے لئے، ان ممبران کے پاس کم از کم میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس ڈنڈے سے مضبوط ڈنڈا ہمارے پاس تھا، لہذا ہمیں وہ لوگ شکست نہیں دے سکے (تالیاں) ورنہ ہم ان کے کوئی پیارے نہیں تھے اور یہ ایک منظم سازش کے تحت، ایک منظم سازش کے تحت پختون قیادت کو، محمود خان اچکزئی کو، آفتاب احمد خان شیرپاؤ کو، سراج الحق صاحب کو، اسفندیار ولی خان صاحب کو، مولانا فضل الرحمان کو، ان سارے لیڈرز کو ایک سازش کے تحت ہرایا گیا ہے۔ جناب سپیکر! اس طرح میں ضرور یہ کہوں گا فلور آف دی ہاؤس پر اور مجھے یقین ہے کہ میڈیا اسی

چیز کو Quote کرے گا، Quote، کہ اسی ملک میں عملاً مارشل لاء لگی ہوا ہے، عملاً Unannounced، غیر اعلانیہ، آج اسی ملک کے سینیئر ترین اینکرز اپنی جاب چھوڑ رہے ہیں، جاب، کیوں؟ ان کے آرٹیکلز نہیں چھپواتے، جو آرٹیکلز ان کے معیار کے نہیں ہوں گے۔ آج آپ احتسابی اداروں کو دیکھیں، انتقام کے طور پر جو آزاد ممبران ان کی خواہشوں پہ ایک مخصوص جماعت میں شامل نہیں ہو رہے ہیں، ان کی فائلیں کھولی جارہی ہیں، ان کو دھمکیاں مل رہی ہیں، آج ہماری سپریم کورٹ کے ججز برملا کہہ رہے ہیں کہ ہمارے بچوں کو اور بچیوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔ جناب سپیکر! آیا یہ اسی ریاست کی سلامتی اور استحکام کے لئے ضروری ہے، یہ جو کچھ ہو رہا ہے یا یہ اسی ریاست کی کمزوری کا باعث بنے گا؟ ہم اسی ریاست کے محب وطن شہری ہیں، کوئی فرد، کوئی ادارہ، کسی ادارے کے اہلکار اگر اسی ریاست کے سلامتی کے لئے خطرہ ہو ہم فورم کے اندر بھی فورم کے باہر بھی ان اہلکاروں اور ان اداروں کے خلاف ان شاء اللہ بولیں گے۔ (تالیاں)

جناب سپیکر! یہ ملک ہمیں عزیز ہے، یہ ملک ہمارا ملک ہے، ہمارے پڑوس میں ہندوستان ہے، ہمارے پڑوس میں ایران ہے، ہمارے پڑوس میں چین ہے اور ہمارے پڑوس میں افغانستان ہے، وہاں پر آپ دیکھیں اس طرح کھلواڑ نہیں کھیلا جارہا، اکہتر سال سے ہندوستان میں 14 اگست اور 15 اگست، 14 اگست کو پاکستان پیدا ہوا، 15 اگست کو ہندوستان پیدا ہوا، ایک دن عوام کے علاوہ ہندوستان میں کسی نے حکمرانی نہیں کی ہے، تو ایک ارب سے زیادہ آبادی ہے وہ کہاں پہنچ گیا؟ یہاں پر بدقسمتی سے، بدقسمتی سے ایک دن عملاً عوام کے پاس اختیار نہیں رہا، اسی ملک کی حالت دیکھیں، یہاں غربت دیکھیں، یہاں تعلیم کی شرح دیکھیں، یہاں صحت کی سہولیات دیکھیں، یہاں پر انفراسٹرکچر دیکھیں اور یہاں اقتصاد اور معیشت دیکھیں، جناب سپیکر! آخر میں ضرور اپوزیشن کی طرف سے جس طرح دوسرے ممبران نے نئے منتخب وزیر اعلیٰ کو یہ یقین دلایا، میں یقین دلاتا ہوں ان شاء اللہ کہ اسی صوبے کے حقوق کے لئے، اسی صوبے کے مفادات کے لئے ان شاء اللہ ان شاء اللہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ایک مثبت اپوزیشن کے طور پر اپوزیشن آپ کے شانہ بشانہ کام کرے گی کیونکہ مجھے پتہ ہے، آپ کو بھی پتہ ہے وزیر اعلیٰ صاحب! یہ صوبہ بے شمار مسائل کا شکار ہے، مالی طور پر دیوالیہ ہے، انتظامی طور پر بدحال ہے، بڑی مشکلات ہیں، ان شاء اللہ مل جل کے اپنے صوبے کے حقوق کے لئے اور اپنے صوبے کے عوام کے لئے مل جل کے ان شاء اللہ آگے بڑھیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ سردار حسین بابک صاحب، ابھی جناب لطف الرحمان صاحب۔

جناب لطف الرحمان: نَحمَدُهٗ وَ نُصَلّیِ عَلیٰ رَسُولِه الکَرِیم اَمّا بَعد۔ فَاَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ سب سے پہلے تو میں محمود خان صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں قائد ایوان منتخب ہونے پر اور آج ہمارا جمہوری جو ایک پراسیس تھا، کل سے سپیکر ڈپٹی سپیکر کا اور آج قائد ایوان کا، تقریباً ہم نے اپنا پراسیس مکمل کر لیا ہے اور تمام ایوان کو بھی مبارکباد دیتا ہوں۔ دراصل آج درانی صاحب نے تقریر کی ہے اور ہمارے اپوزیشن کے دوسرے دوستوں نے، عنایت اللہ خان صاحب نے اور حکومت کی طرف سے بھی، تو دراصل ہم شاید ذاتیات کی طرف چلے گئے اور بنیادی طور پر آج جو مجلس تھی اس ہاؤس میں، وہ کسی کی ذات کو Hit کرنا نہیں تھا، کسی پارٹی کو نشانہ بنانا نہیں تھا بلکہ دراصل ملک کے مسائل کو سامنے لانا تھا کہ اس وقت ہمارا ملک کن مسائل سے گزر رہا ہے؟ عنایت اللہ خان صاحب نے بات کی، سردار حسین بابک صاحب نے بات کی، اگر الفاظ کی تلخی، الفاظ اوپر نیچے کرنے سے ضرور ایسی بات آپ کو شاید محسوس ہوئی ہو لیکن بنیادی طور پر ہم ملک کے مسائل کے حوالے سے بات کر رہے ہیں، ہم کن حالات سے درپیش ہیں، کن حالات سے ہم گزر رہے ہیں؟ دراصل بنیادی بات یہی تھی جو آج ایوان میں پیش کی جا رہی ہے۔ آج سے اگر پچھلے الیکشن کے حوالے سے جب الیکشن ہوا اور پی ٹی آئی کی طرف سے مطالبہ آیا، چار حلقے کھولنے کا تو بات بنیادی یہی تھی کہ ہم چار حلقے اس لئے کھولنا چاہتے ہیں، تمام حلقوں کی بات نہیں کر رہے کہ ہم جمہوری نظام کو Interrupt نہیں کرنا چاہتے، اس کو روکنا نہیں چاہتے، مقصد اس کو روکنے کا نہیں تھا بلکہ ان چار حلقوں کو کھولنے کا مقصد یہ تھا کہ دھاندلی نہ ہو اور مستقبل میں ہم پاکستان کو ایک ایسی جمہوریت دیں اور ایسے آزاد اظہار رائے عوام کو ہم دے سکیں کہ جس سے معرض وجود میں آنے والے ادارے وہ ملک میں صحیح معنوں میں عوام کی نمائندگی کر سکیں۔ آج بھی مسئلہ وہی ہے اور میں مفتی محمود رحمتہ اللہ علیہ، میرے والد محترم، آج سے چالیس سال پہلے کی تقریر میں نے کچھ دن پہلے سنی تو اس میں بھی ان کا مطالبہ ان کے منہ سے یہی تھا کہ پاکستان میں ایک فیئر اینڈ فری الیکشن ہونا چاہیئے تب ہی ہم صحیح معنوں میں آزادی کی طرف جا سکتے ہیں، تب ہی ہم ملک کو صحیح آزادی دے سکتے ہیں کہ جس ملک کو ہم نے بہت قربانیوں کے بعد حاصل کیا اور اس کو صحیح معنوں میں آزادی کی طرف کیسے لے جا سکتے ہیں، اس کی بنیادی اگر انہوں نے بات کی تھی تو وہ بنیادی بات یہ تھی کہ پاکستان میں فئیر اینڈ فری الیکشنز ہونے چاہئیں، جب فئیر اینڈ فری الیکشن ہوگا تو اس کے بعد ایک صحیح معنوں میں نمائندگان جو قوم کے آئیں گے اداروں میں اور وہ صحیح معنوں میں قوم کی نمائندگی کر سکیں گے اور جمہوری اداروں کو آگے چلا سکیں

گے۔ آج جب ہم الزامات لگاتے ہیں، دھاندلی کی بات کرتے ہیں، دھاندلی کی بات پچھلے الیکشن کے بعد بھی ہوئی تھی، یہاں فلور آف دی ہاؤس پہ میں نے بھی بات کی تھی اور پی ٹی آئی بھی بات کر رہی تھی، دھاندلی کی بات کر رہے تھے لیکن ہم نے کہا کہ جمہوریت کے نظام کو چلانے کے لئے ہم یہ زہر کا گھونٹ پیتے ہیں کہ ہم نے جمہوری اداروں کو چلانا ہے اور ملک کو ایک جمہوریت کی طرف لے جانا ہے۔ پھر آپ کی پی ٹی آئی نے بہتر جمہوریت کی بات کی، بڑی اچھی بات ہے، ہم نے کہا کہ واقعی بہتر جمہوریت ہونی چاہیئے، آج اگر الیکشنز 2018 ہوئے ہیں تو 2018 کا الیکشن وہ مجھے خیرانگی ہو رہی ہے، جس طرح ہم بہتر جمہوریت کی بات اور ووٹ کی بات کرتے ہیں، ووٹ کو عزت دو کی بات کرتے ہیں، آزادی رائے کی بات کرتے ہیں اور وہ رائے جو صحیح معنوں میں عوام نے ووٹ ڈالے، اس رائے کی قدر ہونی چاہیئے۔ جب ہم وہ بات کرتے ہیں تو مجھے افسوس ہوتا ہے اس بات پر کہ اس دفعہ جب 2018 میں الیکشن ہو رہا تھا تو آپ سارے ٹی وی چینلز کے تجزیے اور آپ ان کے اینکرز کے الفاظ اٹھائیں تو وہ کہتے ہیں کہ ابھی پرچی ڈالی نہیں بکس میں اور ابھی ووٹ کسی نے ڈالا نہیں لیکن وہ پہلے سے مشکوک ہوتا جا رہا ہے، ہم آپ پر الزام نہیں لگا رہے، آپ صحیح کہہ رہے ہیں کہ الیکشن کمیشن آپ نے نہیں بنایا، آپ نے ادارے نہیں بنائے کہ جن اداروں نے الیکشن کرانا تھا، ہم تو گلہ ان اداروں سے ان الیکشن کے کرانے والوں سے کر رہے ہیں اور میں ایک بات واضح کر دوں کہ اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ الیکشن کا پراسیس آپ نے گزارا ہے لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ پراسیس جو تھا وہ اتنا کمزور تھا کہ جس پر انگلی اٹھائی جا رہی تھی، ان کے سسٹم فیل ہو رہے تھے، ووٹ کو جو صحیح معنوں میں عوام نے ووٹ دینا تھا جس طرح لوگ شکایت کر رہے ہیں کہ پینتالیس کا فارم نہیں ملا، سینتالیس کا فارم صحیح نہیں ملا، ریزلٹس سفید کاغذ پر دیئے گئے، ایجنٹوں کو باہر نکالا گیا، تو یہ ساری خرابیاں اس وقت سسٹم میں موجود تھیں اور یہ ہمارے سامنے ہوا، اس پر کوئی دوسری رائے نہیں ہو سکتی، کوئی دوسری بات نہیں ہو سکتی۔ تو ہم بات کر رہے ہیں الیکشن کے پراسیس کی اور اگر الیکشن کے اس پراسیس کے نتیجے میں، نتائج میں، جو لوگ بھی اسمبلیوں میں آئے، آج پھر سے میں آپ کو کہنا چاہتا ہوں، جیسے درانی صاحب نے کہا کہ تمام جمہوریت نے مل کر، ہماری پارٹیاں جو اپوزیشن میں اس وقت ہیں، ان تمام پارٹیوں نے مل کر جو فیصلہ کرنا تھا کہ ہم بائیکاٹ کریں گے لیکن ہم نے پھر سے ایک زہر کا گھونٹ پیا اور ہم نے کہا کہ نہیں ہم جمہوری اداروں کو چلانا چاہتے ہیں اور ہم پھر سے حلف بھی اٹھائیں گے اور ہم اس جمہوریت کے نظام کو آگے لے جانا چاہتے ہیں، آنے والے حالات میں پھر ہم ایک کوشش کریں گے کہ

ایک بہتر طریقے سے انتخاب ہو سکے۔آپ یقین جانیئے کہ عاطف خان نے بات کی کہ ووٹ جس کو بھی ملے، ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں، عوام جس کو بھی ووٹ دینا چاہیں ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں، عوام جس کو جتوانا چاہتے ہیں وہ جتوائیں، ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں، ہم من وعن اس کو دل سے قبول کریں گے کہ عوام نے ووٹ دیا، ہمارے پاکستان میں جمہوریت کے علاوہ کوئی Alternate موجود نہیں، کوئی Alternate اس پاکستان میں جمہوری نظام کے علاوہ موجود نہیں ہے۔ ہمارے پاس ایک ہی جمہوری نظام ہے کہ جس پہ ہم اس ملک کو صحیح معنوں میں ملک بنا سکتے ہیں، صحیح معنوں میں جو ہے قائد اعظم کا پاکستان بنا سکتے ہیں جو لاالہ الااللہ کے نعرے پر بنااور پاکستان میں اسلام کے نظام کے، قرآن کے خلاف کوئی قانون اس ملک میں نہیں بنایا جا سکتا لیکن ہم پھر بھی کہتے ہیں ووٹ کے حوالے سے کہ ووٹ جس کو بھی، چاہے پی ٹی آئی کو ملے، کسی اور پارٹی کو ملے، ہمیں بسر وچشم ان نتائج کو قبول ہم کریں گے لیکن صحیح معنوں میں الیکشن ہو۔ تو ہمارا یہ سب کا مسئلہ ہے، ہمیں اس طرف جانا ہو گا، اس پہ سوچنا ہو گا اور ہمیں جو شکایات پچھلی دفعہ دوسری حکومتوں کو تھیں، آپ کو تھیں، آپ کو شکایات تھیں تو آج اگر آپ کو حکومت ملی ہے تو اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ الیکشن کا پراسیس ٹھیک ہو گیا ہے، آپ کو مبارک ہو حکومت آپ چلائیں، ہم کہتے ہیں، ہم اپوزیشن تمام جماعتیں آپ کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہاں ہماری صوبائی اسمبلی بہتر آپ جتنا بھی صوبے کے لئے، آپ صوبے کے مفاد کے لئے آپ جتنا بھی بہتری لا سکتے ہیں، ہماری تمام اپوزیشن آپ کے ساتھ کھڑی ہو گی، ہم نہیں چاہتے کہ ہم اس جمہوری عمل کو روکیں لیکن اس کے لئے جدوجہد ضرور کریں گے کہ ہم آنے والا الیکشن ہو اور الیکشن جو ہے وہ 'فری فیئر' ہو، 'فری فیئر' ہو۔ یہ جو بابک صاحب بات کرتے ہیں، درانی صاحب نے بات کی تو یہ فری الیکشن کی جو بات کر رہے ہیں تو ظاہر ہے فری الیکشن اگر 'پری پولنگ' آپ حالات کو اس انداز میں بنائینگے کہ کسی ایک طرف نتیجہ جائے تو ظاہر ہے اس پر اعتراض ہو گا، وہ فری تو نہ ہوئے، 'فری فیئر' تب ہو گا کہ جب کوئی جائے اور ووٹ ڈالے اور وہ صحیح معنوں میں اس کے ووٹ کا ریزلٹ نکلے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، لطف الرحمان صاحب! نماز کا ٹائم بھی ہے اور قائد ایوان نے بھی بات کرنی ہے اور ایک دو۔۔۔۔۔

جناب لطف الرحمان: ایک منٹ، ایک منٹ، میں آپ سے، ایک منٹ آپ سے میں اور لینا چاہونگا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج ہم اسمبلی میں بیٹھے ہیں، ہم چلانا چاہتے ہیں، ہم اس اسمبلی کو چلانا چاہتے ہیں،

اس صوبے کو چلانا چاہتے ہیں، آگے چلانا چاہتے ہیں، بہتری کی طرف جانا چاہتے ہیں اور میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ امن کے حوالے سے بھی اور معاشی لحاظ سے بھی ہمارے مسائل بڑے گھمبیر ہیں، ہم نے معاشی لحاظ سے اور امن کے حوالے سے اگر ہم نے ایسے اقدامات نہ اٹھائے تو آج میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں، ہم بڑے ہی مشکل اور نازک دور سے گزر رہے ہیں، ہمیں پھونک پھونک کر قدم اٹھانا ہوگا، ہمارے اوپر ناخن برابر کی گنجائش نہیں ہے کہ اگر ہم کوئی غلطی کریں گے تو اس کا خمیازہ بہت برے نتائج کے حوالے سے ہمیں بھگتنا ہوگا، معاشی لحاظ سے ہمیں اس کو بہتر بنانا ہوگا تو ہم سے آپ یہ توقع رکھیں، آپ پورا ہاؤس ہم سے یہ توقع رکھیں کہ ہم ان شاء اللہ جتنا بہتری کی طرف جاسکتے ہیں، جو نعرہ کل آپ کا تھا وہی حوالے سے جمہوریت کے حوالے سے ہم بھی چاہتے ہیں کہ بہتری کی طرف جائیں اور آخر میں شاہ فرمان صاحب نے ایک بات کی کہ "کرپشن کو روک سکو تو روک لو"، یہ نعرہ اس طرح تو نہیں ہے،" تبدیلی آئی ہے روک سکو تو روک لو"، نعرہ کچھ اور ہے اور اس نے اس نعرے کو نام کچھ اور دیا۔ بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Janab Shahram Khan Tarakai, I will have to make a balance between treasury benches

مجھے کوئی پارلیمنٹری لیڈرز کی لسٹ نہیں ملی کہ کس پارٹی کا کون پارلیمنٹری لیڈر ہے،

Who is the Opposition Leader? So, I am trying to make justice, please sit down.

جناب شہرام خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر! میں انتہائی مختصر الفاظ میں بات کروں گا۔ سب سے پہلے آپ کو بہت بہت مبارک ہو کہ آپ سپیکر صوبائی اسمبلی بنے، محمود جان صاحب کو جو ڈپٹی سپیکر بنے اور قائد ایوان کو جو ہمارے محمود خان صاحب ہے چیف منسٹر Elect ہوئے، ان کو ہم مبارکباد دینا چاہتے ہیں اور یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ ان شاء اللہ آپ کی جو محنت ہوگی، وہ نظر آئے گی اور اس صوبے کے جو معاملات ہیں، ان کو مل جل کے اور محنت سے ان شاء اللہ حل کریں گے۔ جو آپ کے Opponents کھڑے تھے سپیکر، ڈپٹی سپیکر یا چیف منسٹر کے لئے، ان کا بھی میں شکریہ ادا کروں اور اپوزیشن کا سب مل کے ان شاء اللہ یہ اسمبلی چلائینگے، یہ صوبہ چلائینگے۔ باتیں ہوئیں، میں صرف دو تین باتوں کا جواب دینا چاہتا ہوں، تلخی نہیں پیدا کرنا چاہتا، ایک تو یہ تاثر دیا جارہا کہ خدانخواستہ ہم کسی کے کندھے پہ کھڑے ہو کے یہاں پہ پہنچے، میں یہ Clarity لانا چاہتا ہوں کہ پاکستان تحریک انصاف اس کے چیئرمین، اس پارٹی کی بنیاد آج سے بائیس تیئس سال پہلے رکھی گئی، ہم نے بائیس سال محنت کی اور آج یہاں پہ کھڑے ہیں تو ہم کسی کے کندھے پہ نہیں آئے، ہم اپنی محنت سے یہاں پہ آئے ہیں، (تالیاں) یہ

Clarity ہونی چاہیئے۔ بہت سارے الیکشنز ہم ہارے ہیں، یہ سارے لوگ جیتے ہیں، ہم نے کبھی یہ فریاد نہیں کی، ہم نے Accept کیا، غلطیاں Identify کیں کہ یہ غلطیاں ہیں، ان غلطیوں کو ٹھیک کیا جائے۔ پہلے دو تین الیکشنز میں توجہ ہی نہیں ملی، یہ ہمارے چیئرمین کا اور ہماری پارٹی ورکرز کا حوصلہ تھا کہ وہ کھڑے رہیں وہ اپنی بات کو کہتے رہیں لوگوں تک پہنچاتے رہیں اور آج یہ دن آیا کہ ہم اگر آج یہاں پہ کھڑے ہیں تو ہم نے محنت کی ہے تو ہم یہاں پہ پہنچے ہیں، اس صوبے میں اگر پہلی دفعہ جناب سپیکر! کسی پارٹی کو دوبارہ اکثریت دی ہے اور وہ بھی دو تہائی تو یہ بڑی عزت کی بات ہے، یہ تاریخ رقم ہوئی ہے جو تحریک انصاف کی ہے، ہم نے غلطیاں بھی کی ہونگی، ہو سکتا ہے، ہم انسان ہیں، ہم سے ہو سکتی ہیں لیکن ہم نے اچھے کام بھی کئے ہیں، اس ملک کو اگر **لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ** کے نام پر بنایا گیا ہے تو اس پہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پاکستان تحریک انصاف نے اس کلمے پہ بنائے ہوئے ملک کے لئے محنت کی ہے۔ قرآن کی تعلیمات آج پہلی دفعہ خیبر پختونخوا کے سکولوں میں آپ کے بچے بچیوں کو پڑھایا جارہا ہے، یہ پہلی دفعہ ہوا ہے، یہ نہ پنجاب میں ہے، نہ سندھ میں ہے، نہ بلوچستان میں ہے اور باقی بہت اچھے کام کئے ہیں۔ دوسری بات میری یہ ریکویسٹ بھی ہوگی کہ آپ میری اپوزیشن کے جتنے بھی کیونکہ ہماری جو دو تہائی اکثریت ہے، ہماری پارٹی کی دو تہائی، پارٹی جو ہے وہ ساری نئی آئی ہے ساری یوتھ ہیں، فی میل میں بھی اور میل میں بھی نوجوان ہیں، باقی کچھ Experienced لوگ ہماری سائڈ پہ ہیں، زیادہ اپوزیشن کی سائڈ پہ ہیں، ان کے جو ان کی Grooming ہے Learning ہے، ان سے ہم بھی سیکھیں گے، ہمارے نوجوان بھی سیکھیں گے، پچھلے پانچ سال بھی ہم نے سیکھا کہ کہاں پہ غلطیاں ہیں، کہاں پہ نہیں ہیں؟ جہاں پہ غلطی ہوگی اپوزیشن کا کام ہے کہ اس کو Identify کرے، اس کی نشاندہی کرے، ہماری یہ کمٹمنٹ ہے کہ ہم اس کو پورا کریں گے ان شاء اللہ اس پہ غور کریں گے، اس پہ توجہ دینگے اور اس صوبے کے مسائل کا حل مل کے نکالیں گے ان شاء اللہ۔ دوسری بات میری یہ ریکویسٹ بھی ہوگی کہ تنقید آسان ہے لیکن اگر بندہ ہر بار الیکشن جیتے تو بلے بلے ہے، سب کچھ ٹھیک ہے لیکن اگر ایک بار آپ ہار جائیں تو اتنی زیادہ تنقید کہ اداروں پہ تنقید، اگر الیکشن ہار گئے Accept کر لینا چاہیئے، ہم میں سے بھی بہت سارے لوگ ہارے ہیں، بہت سارے لوگ ہارے ہیں، دو دو سیٹوں پہ کھڑے تھے، ایک جیت گئے ایک ہار گئے، Margin پہ ہارے، جیت کی، غلطیاں ہیں، ہو سکتی ہیں، الیکشن کمیشن کو ٹھیک کرنا ہم سب کا کام ہے یا Identify کریں وفاقی حکومت تحریک انصاف کی اور کوئلیشن گورنمنٹ ہے، یہ میسج ہم وہاں پہ لے کے جائینگے انشاء اللہ ہم

وہاں پہ بات کریں گے کہ یہ یہ چیزیں ہیں جن کو ٹھیک کرنا چاہیئے اور ہمارے چیئرمین کہہ چکے ہیں۔ اب یہاں پہ عاطف خان صاحب بھی کہہ چکے، میں بھی کہہ رہا ہوں میرا حلقہ کوئی کھولنا چاہتا ہے ہم تیار ہیں لیکن یہ نہ کیا جائے، دیکھیں ہمیں اس صوبے کی ہسٹری ہمیں بھی معلوم ہے، تھوڑی بہت ٹھیک ہے، ہم میں سے بہت سارے نئے آئے ہیں، ہم دوسری دفعہ آئے ہیں، اپوزیشن میں بہت دفعہ آئے ہوں گے، انہوں نے زیادہ ٹائم گزارا ہو گا لیکن ہمیں یہ بھی پتہ ہے کہ امریکہ کون گیا ڈیل کون کر کے اور یہاں پہ حکومتیں بنائیں، اس پہ تو کبھی بات نہیں ہوئی، اس پہ کبھی تنقید نہیں ہوئی یہاں پہ، (تالیاں) اور کس طریقے سے آئے، یہ ایک عجیب سا تاثر ہے، یہ Accept کرنا چاہیئے، باقی جہاں پہ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اگر الیکشن ہار گئے، Accept کریں لیکن خدارا اس ملک کو نقصان نہ پہنچائیں، اداروں پہ ایسی تنقید نہ کریں جس کو Justify نہ کر سکیں اور اس طریقے سے اگر ہم چلیں گے تو خدانخواستہ اس ملک کا نقصان ہو گا۔ ہمارے پاس مینڈیٹ یہاں کے عوام کا ہے، تحریک انصاف اور یہاں جتنی بھی جماعتیں ہیں، ہم ان کے مینڈیٹ کا احترام کرتے ہیں، چار حلقوں کی بات کی گئی، نہیں ہوا، ہم Openly کہہ رہے ہیں، کون کہہ سکتا ہے، ستر، اکہتر سال کی تاریخ میں کونسی حکومت آئی تھی جس نے کہا تھا کوئی حلقہ کھولنا چاہیں کھڑے ہو جائیں، ہاتھ رکھیں ہم کھول کے دکھا دینگے، اتنا Open شاید ہی پاکستان کی جمہوری سیاست کی تاریخ میں کبھی ہوا ہے، تو Accept کرنا چاہیئے، Responsibility لینی چاہیئے اور آگے بڑھنا چاہیئے۔ آخری بات کہنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک اس صوبے کے حقوق کی بات ہے، مل کے کریں گے ان شاء اللہ، صوبے کی ترقی کی بات ہے، مل کے چلیں گے ان شاء اللہ انصاف کا نظام پہلے بھی کوشش کی کہ رائج کریں اس دفعہ اس سے زیادہ کوشش کریں گے کہ انصاف کا نظام رائج کریں یہ بھی ایک کہنا چاہتے ہیں کہ جہاں پہ غلطیاں ہوئیں ان کو دہرائیں گے نہیں ان شاء اللہ اور ہمارے جو نوجوان، ہماری جو ٹیم آئی ہے، دونوں سائڈ پہ کچھ نئے لوگ بھی آئے ہیں، ان کو یہاں سے سیکھنے کا بہت موقع ملے گا ان شاء اللہ تو پہلا دن ہے، تلخیاں اور نہیں بڑھاتے۔ پھر ایک دفعہ چیف منسٹر صاحب کو بہت بہت مبارک ہو، آپ کو اور ڈپٹی سپیکر صاحب کو اور یہ میری دعا ہے کہ ان شاء اللہ جو اختیار ہمیں ملا، جو عزت ملی، جو Responsibility ملی، اللہ توفیق دے کہ ان پانچ سالوں میں عوام کی ان امنگوں پہ، یہ وعدے جو ہم نے کئے ہیں، سب نے کئے ہیں، ان کو ہم پورا کر سکیں اور یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ پارٹی جو بھی ہو، یہاں پہ جو بھی ایم پی اے آیا ہے، وہ مینڈیٹ کے

ساتھ آیا ہے، اس مینڈیٹ کا ہم احترام کرتے ہیں اور ان شاءاللہ آپ کو ساتھ لے کے چلیں گے۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: ملیحہ علی اصغر صاحبہ۔

محترمہ ملیحہ علی اصغر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سب سے پہلے تو کیونکہ ٹائم کی کمی ہے اور سب عورتوں کو بات کرنے کا موقع نہیں مل سکتا تو میں سب سے پہلے تو چیف منسٹر صاحب محمود خان، محمود خان صاحب کو بہت بہت مبارکباد پیش کرتی ہوں ان کے سلیکشن پہ اور اس کے بعد سپیکر صاحب اور ڈپٹی سپیکر صاحب کو بھی بہت بہت مبارکباد دیتی ہوں کہ انہوں نے الیکشن میں حصہ لیا اور کامیابی ان کو عطا ہوئی۔ اس کے علاوہ میں اپنے تمام پارٹی ممبران کی طرف سے، تحریک انصاف کی طرف سے محمود خان صاحب کو یہ یقین دلاتی ہوں کہ ہم کو ہر مشکل گھڑی میں آپ اپنے شانہ بشانہ پائیں گے اور ہم آپ کو Assure کراتے ہیں کہ آپ ہمیں اپنی سائڈ پہ پائیں گے اور You can count on us اور دوسری بات یہ ہے کہ ہم لوگ مل کے ان شاءاللہ جو ہمیں مینڈیٹ ملا ہے، میں ہمیشہ یہ بات کرتی آئی ہوں کہ پچھلی دفعہ بھی ہمیں مینڈیٹ ملا لیکن Coalition کی وجہ سے، کچھ وجوہات کی وجہ سے ہمیں Compromises کرنا پڑے، تو اس دفعہ ہم امید کرتے ہیں کیونکہ ہمیں ماشاءاللہ 'ون تھرڈ میجارٹی' ملی ہے اور ہم کوشش کریں گے کہ اس دفعہ خان صاحب کے منشور کو بہت اچھے طریقے سے ہم Implement کر سکیں اور اس کے لئے جو بھی خدمات ہونگی، Being Female Parliamentarian ہم محمود خان صاحب کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ ہم ان کے ساتھ کھڑے ہوں گے اور میں زیادہ لمبی تقریر نہیں کروں گی کیونکہ ٹائم کی کمی ہے اور بہت بہت شکریہ اس ہاؤس کا، تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: صرف دو منٹ کے لئے، فخر جہاں صاحب۔

سید فخر جہان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں سب سے پہلے سپیکر صاحب اور ڈپٹی سپیکر صاحب کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں، اس کے بعد لیڈر آف دی ہاؤس محمود خان کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔ اصل میں باتیں ہو گئیں کہ ہمیں کوئی لے کے آیا ہے، ہم نے ووٹ نہیں لیا لیکن ہمیں کوئی لے کے آیا ہے۔ میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان میں سب سے زیادہ نوجوان ہیں، عمران خان نے کوشش کی، نوجوانوں کو بتایا ہے کہ ابھی تک جس طرح بابک صاحب نے کہا کہ ابھی تک پاکستان کے حالات اچھے نہیں ہیں، انڈیا کے حالات اچھے جا رہے ہیں، تو یہ تو آپ لوگوں کی کمی تھی کیونکہ اس سے پہلے

نہ تو عمران خان آیا ہے، نہ ان کی ٹیم آئی ہے، (تالیاں) اس سے پہلے اگر حکومتیں ہوئی ہیں تو آپ لوگوں نے کی ہیں، نہ ہم نے کی ہیں، نہ ہمارے ان امیدواروں نے جو ابھی ہمارے منتخب نمائندے ہیں اس ایوان میں، نہ انہوں نے حکومت کی ہے، یہ تو آپ لوگوں نے جو وقت گزارا ہے، اس سے پہلے آپ لوگوں کو اس میں سوچنا چاہیئے کہ ہم نے اپنے عوام کو کیا دیا ہے، اکہتر سال ہو گئے، آج 16 اگست ہے اور اکہتر سال میں دو دن اوپر ہو گئے ہیں کہ ہم نے اپنے عوام کو کیا دیا ہے؟ یہ تو آپ لوگ اپنے گریبان میں جھانکیں۔ پھر دوسری بات، انہوں نے بات کی کہ پختونوں کو ہرایا گیا ہے، تو جو اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہیں، کیا یہ پختون نہیں ہیں؟ (تالیاں) پختونوں کو ہرایا نہیں گیا، ہر ایک پختون اگر وہ اپنے حلقے میں جائے، اپنی کارکردگی دیکھے، دیکھو بابک صاحب نے بھی حلقہ جیتا ہے، تیسری مرتبہ جیت رہا ہے، میرے ساتھ یہ حلقہ ان کا Touch ہے، ان کی کارکردگی اچھی ہے، ان کو ووٹ ملا ہے، ان کو لوگوں نے ووٹ دیا ہے، پچھلی مرتبہ بھی دیا تھا، اس مرتبہ بھی دیا تھا، اگر ہرانا تھا تو آپ کو کیوں نہیں ہرایا؟ ہر ایک بندے کی اپنے حلقے میں کارکردگی ہے، ان کی حکومت کی کارکردگی ہے، پچھلی حکومت میں، انتہائی جو پچھلی حکومت رہی ہے پی ٹی آئی کی کولیشن کی، میں ان کا انتہائی شکر گزار ہوں کیونکہ انہوں نے کارکردگی دکھائی ہے تو ہمیں ووٹ ملا ہے، ہم جو آئے ہیں ان کی وساطت سے آئے ہیں، اگر انہوں نے کچھ ریفارمز نہیں کئے ہیں تو آج ہم ادھر ہی نہ ہوتے اور پہلی دفعہ خیبر پختونخوا میں دوسری مرتبہ حکومت آئی ہے، اس سے پہلے کبھی بھی نہیں آئی، Credit goes to last government اور میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں ان کی پچھلی ٹیم کو جس طرح انہوں نے حکومت چلائی ہے، میں پھر شکریہ ادا کرتا ہوں، اس پچھلی گورنمنٹ کی کہ انہوں نے حکومت چلائی ہے تو ہمیں ووٹ ملا ہے، ان کی وساطت سے ملا ہے، ہمیں کوئی نہیں لے کر آیا۔ دوسری بات انہوں نے آگے سے کہا کہ آرمی والے صرف کسی ایک پارٹی کے پولنگ ایجنٹس کو اندر چھوڑتے تھے باقیوں کو نہیں چھوڑتے تھے، میں بھی بونیر میں رہتا ہوں، بابک صاحب! آپ بھی بونیر میں رہتے ہیں، آپ مجھے بتائیں کہ ہماری پارٹی کے کونسے بندے اندر گئے ہیں اور آپ کی پارٹی کے کونسے بندے اندر نہیں گئے؟ ہم تو سارے ہی تھے، جتنے بھی پولنگ ایجنٹس تھے وہ سارے اندر بیٹھے ہوئے تھے، جہاں پہ Consolidated result ملا ہے، آپ کو پینتالیس فارم ادھر اسی ٹائم آپ کے پولنگ ایجنٹ نے بھی سائن کیا ہے ہمارے پولنگ ایجنٹ نے بھی سائن کیا ہے لیکن اگر ابھی آپ الزام لگا

رہے ہیں، الزام تراشی ہم بھی پہلے کہتے تھے دھاندلی ہوئی ہے، ریفامز آنے چاہیئے لیکن اگر آپ لوگ یہ جو پچھلے جج صاحب تھے تو ان کو تو بھی Nominate کیا تھا پرائم منسٹر نواز شریف صاحب نے-----

Mr. Speaker: Thank you, Fakhar Jahan.

سید فخر جہان: سر! میں ایک دو منٹ، سر! ایک دو منٹ، جو آرمی چیف تھے ان کو بھی لے کر آئے تھے نواز شریف صاحب ناں، تو وہ تو عمران خان لے کہ آئے تھے۔ جو الیکشن آفیسر تھا وہ بھی نواز شریف صاحب لے کر آئے تھے، ابھی وہ کہہ رہے ہیں دھاندلی ہوئی ہے، تو عجیب بات ہے کہ ٹیم آپ کی ہے اور دھاندلی آپ کے ساتھ ہوئی ہے، اس پہ سوچنا چاہیئے۔ انھوں نے ایک اور بات کی کہ نواز شریف صاحب کو وہ جو لے کر آتے ہیں تو ایک وہ سکواڈ میں لے کر آرہے ہیں تو یہ زیادتی ہے، میں Respect کرتا ہوں کہ وہ ایک پارٹی کے Head رہے ہیں لیکن بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جس ادارے نے، جس ادارے نے کہا ہے، وہ پاکستان کا ایک سپریم ادارہ ہے، وہ ایک سپریم کورٹ ہے کہ ان کے اوپر چار ججز ہیں، تو اگر ایک بندہ عوام کے پیسوں کو لوٹے تو Automatically حساب تو اسی طرح کرنا پڑے گا کیونکہ یہ دو نہیں ایک پاکستان ہے، ایک پاکستان ہے، اس میں غریب اور عوام، غریب اور امیر ساروں کا-----

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر! میں کچھ کہنا چاہتا ہوں

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

سید فخر جہان: آپ نے بات کی ہے، صبر کریں میں بات کر رہا ہوں۔ جس طرح بابک صاحب بات کر رہے تھے، آپ بھی اب سنیں۔

جناب سپیکر: برائے مہربانی نلوٹھا صاحب! آپ تشریف رکھیں، آپ وائنڈ آپ کریں۔

سید فخر جہان: سنیں جی، یہ میں شکر گزار ہوں سپیکر صاحب! آپ کا جو آپ نے مجھے ٹائم دیا ہے، تھینک یو، ان شاء اللہ پھر بات ہو گی، تھینک یو، مہربانی جی۔

جناب سپیکر: Thank you very much، Now بہت سے لوگ بات کرنا چاہتے ہیں لیکن Time constraint ہے، اگر آپ اجازت دیں تو میں لیڈر آف دی ہاؤس کو بلالوں۔ (تالیاں)

I request to the Leader of the House.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! ہم عورتوں کو آپ نے ٹائم نہیں دیا-----

(شور)

جناب سپیکر: دیکھیں، ایک خاتون نے مجھے لکھا، میں نے ان کو ٹائم دے دیا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہمیں بھی ٹائم ملنا چاہیئے۔

جناب سپیکر: ایک آیا تھا میرے پاس، ہم نے ٹائم دے دیا ہے، آئیندہ ٹائم دیں گے ناں، پلیز تشریف رکھیں، نگہت بی بی! پلیز تشریف رکھیں، تشریف رکھیں۔ لیڈر آف دی ہاؤس، آج اس سسٹم کے لیڈر آف دی ہاؤس، جناب محمود خان صاحب!

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میں نے آپ کو پہلے کہا تھا کہ آپ اپوزیشن کو ٹائم نہیں دے رہے ہیں اور گورنمنٹ کو ٹائم دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میں نے تمام پارٹیز کو Representation دے دی ہے اور ابھی تک۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: آپ نے نہیں دی ہے۔

جناب سپیکر: کیوں نہیں دے دی ہے؟ میں نے ایم ایم اے کے دو کو (ٹائم) دے دیا ہے، پیپلز پارٹی کو دے دیا ہے، نون کو دے دیا ہے، ساری پارٹیوں کو دیا ہے میں نے۔ لیڈر آف دی ہاؤس!

سپاس تشکر

جناب محمود خان (قائد ایوان): اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ شکریہ جناب سپیکر۔ میں تو آج سمجھ رہا تھا کہ آج صوبے کی تاریخ میں ایک سنہری دن ہے اور ہم اس معزز ایوان میں بیٹھ کر ایک دوسرے کو مبارکباد پیش کریں گے لیکن بد قسمتی سے ایسا نہ ہو سکا کیونکہ تنقید پہ تنقید ہوتی رہی اور میں یہ بھی سمجھتا رہا کہ آج اس ہاؤس میں ہمارے بڑے منجھے ہوئے سینیئر پارلیمنٹیرین آئے ہیں۔ درانی صاحب، عنایت اللہ خان صاحب، لطف الرحمان صاحب، بابک صاحب، نلوٹھا صاحب، یہ ہماری رہنمائی فرمائیں گے اور ہم ان کے ساتھ اس صوبے کے لئے مل جل کے کام کریں گے لیکن ایسا نہیں ہو سکا۔ میں نے پہلے اپنی سپیچ میں کہا تھا، جو میرے میڈیا کے دوست سامنے بیٹھے ہیں، میں نے ان سے کہا تھا کہ میں ان شاءاللہ اپوزیشن کو اپنے ساتھ لے کر چلوں گا کیونکہ یہ جمہوری روایات ہیں (تالیاں) اور یہ صوبے کی تاریخ ہے کہ یہ معزز ایوان ہمیشہ ایک طریقے سے چلتا آرہا ہے، یعنی وہ پشتو میں ایک شعر ہے، غنی خان بابا کا ایک شعر ہے، میں وہ سناتا ہوں۔ وائی:

ے ما لیونی نه تپوس اوکړو چې روغ به شې اوکه نه
هغه راته وئیل که دا حالات وی نو اعتبار نشته

(تالیاں)

میرے کہنے کا مقصد یہ ہے، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ میں تو سب کو، میں نے پہلے دن سے کہا ہے کہ ہم سب ساتھ چلیں گے، چاہے وہ اپوزیشن ہو، چاہے میرے میڈیا کے دوست ہوں، سرکاری مشینری ہو، حکومتی لوگ ہوں، ہم ساتھ چلیں گے کیونکہ ہم نے اس صوبے کے لئے کام کرنا ہے، اس صوبے کے عوام نے ہمیں ووٹ دیا ہے، دوبارہ انہوں نے ہمیں سلیکٹ / الیکٹ کروایا ہے لیکن یہاں پر بہت سی باتیں ہوئیں، عاطف خان نے کہا، شاہرام خان صاحب نے کہا، حلقے کھولنے کی بات ہے تو سب سے پہلے میں اپنا حلقہ کھولنے کے لئے تیار ہوں، جو بھی (تالیاں) جو بھی میرا حلقہ کھولنا چاہتا ہے، وہ کھول دے، میرا کوئی اس پہ اعتراض نہیں ہو گا۔ دوسری یہاں پر پہلی دفعہ میرا جس حلقے سے تعلق ہے، مٹہ میرا حلقہ ہے اور وہاں پر بڑے بڑے خان رہتے ہیں، خان خوانین ہیں وہاں پر، پہلی دفعہ میں کہیں سٹیشن نہیں گیا کیونکہ میں امید سے تھا اور مجھے یقین تھا کہ اس دفعہ Rigging نہیں ہو گی، میرے خلاف کوئی غلط ووٹ پول نہیں کر سکے گا، تو میں 'لاء انفورسنگ' جتنی بھی ایجنسیاں ہیں، ان کو میں سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے (تالیاں) یہ الیکشن صحیح طریقے سے منعقد کروایا ہے۔ دوسرا چونکہ آج میرے لئے بڑی خوشی کا دن ہے تو سب سے پہلے میں اپنے رب کا شکر گزار ہوں اور اس کے بعد میں اپنے پارٹی قائد اور اپنے پارٹی قائدین اور اپنے ایم پی ایز سب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے جو اعتماد مجھ پر کیا ہے As CM, Khyber Pakhtunkhwa، میں کوشش کروں گا کہ میں اس پر پورا اتر سکوں اور دوسرا جو عوام نے ہم پر دوبارہ جو بھروسا کیا ہے، ان شاء اللہ میں عوام کے بھروسے کو ٹھیس نہیں پہنچاؤں گا اور جو بھی ہم سے ہو سکتا ہے، ان شاء اللہ صوبے کی تاریخ میں یہ دوبارہ ایک تاریخ بنے گی کہ تیسری دفعہ بھی پاکستان تحریک انصاف کی حکومت یہاں پر آئے گی (تالیاں) اور یہ جو میرے دوست کہہ رہے ہیں کہ ہم کسی کے کندھوں پر بیٹھ کے آئے ہیں تو یہ بالکل غلط ہے، میں اس سے Agree نہیں کرتا، جس طرح شاہرام خان نے کہا کہ بائیس تیئس سال خان صاحب کی جدوجہد کے بعد ہم ایک سٹیج پر پہنچ گئے اور یہاں پر پورے پاکستان میں پاکستان تحریک انصاف کی حکومت بنی ہے۔ جو وعدے ہم نے کیے ہیں، ان شاء اللہ اس پر من وعن عمل ہو گا، وہ وفاقی حکومت ہو گی یا ہماری صوبائی حکومت ہو گی، ان شاء اللہ اس پر ہم عمل کریں گے۔ سٹارٹ میں نے ایسے لے لیا کیونکہ باتیں ایسی ہو رہی تھیں، ان کو Counter کرنا پڑتا ہے، تو میں آپ کو، محمود جان کو اور اپنے حکومتی اور اپوزیشن کے اراکین کو منتخب ہونے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں، یہ چونکہ میرے لیے بڑی سپیچ لکھی گئی تھی کہ آپ نے یہ سپیچ کرنی تھی لیکن میں نے اس سے کچھ

پوائنٹس لیے، یہ ضروری ہے کہ میں اس فورم پر کچھ کہہ سکوں اپنی حکومت کے حوالے سے تو ہماری سب سے بڑی جو ہے وہ پی ٹی آئی کی نظریات اور خان صاحب کا جو وژن ہے، اس پر ہم Compromise نہیں کریں گے، جو وژن اس نے (تالیاں) دیا ہے اس پہ ہم عمل کریں گے، اس سے ہم ہٹ کے نہیں جائیں گے ان شاء اللہ۔ میرٹ شفافیت اور اس کو بالکل ہم لاگو کریں گے، میرٹ پہ Compromise نہیں ہو گی، شفافیت ہم لائیں گے ہر محکمے میں، ہر ادارے کو ہم مضبوط کریں گے، ان کو Depoliticize کریں گے۔ پچھلے پانچ سال میں ہم نے ایک کوشش کی تھی اور الحمداللہ ہم Deliver کر گئے کیونکہ اب جو دوبارہ آئے ہیں تو یہ پچھلی حکومت کی ہمارے وہ کارنامے ہیں جو ہم نے انجام دیئے تھے تو اس کی Deliverance کی وجہ سے ہم دوبارہ یہاں پر آئے ہیں۔ اس کے علاوہ کرپشن کے خلاف جہاد ہو گا ہنگامی بنیادوں پر، "Say no to corruption" (تالیاں) ساتھ ہی ساتھ اقلیتوں کے تحفظ اور فلاح و بہبود کے لئے خصوصی اقدامات کئے جائیں گے (تالیاں) منشور کے مطابق انسانوں پر انوسٹمنٹ ہو گی، جو خان صاحب کہتے آرہے ہیں کہ ہمیں انسانوں پر انوسٹمنٹ کرنی ہے تو ہم ان شاء اللہ اپنے لوگوں پر انوسٹمنٹ کریں گے، جو حکومت سے ہو سکتا ہے، پہلی Priority عوام ہیں، اس کے بعد آگے جائیں گے۔ خواتین کی فلاح و بہبود، صوبائی حقوق کے تحفظ، گڈ گورننس ایجنڈے میں سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں، اس پر کام ہو گا اور ان شاء اللہ ہم آپ کو بتائیں گے کہ ہم کس طرح یہ Deliver کریں گے؟ تعلیم، صحت، سماجی شعبے کی ترقی ہماری اولین ترجیحات میں شامل ہیں، جس طرح پچھلی حکومت میں ہم نے ریفارمز، اس کا کریڈٹ عاطف خان اور شہرام خان کو جاتا ہے، ان شاء اللہ اس سے آگے ہم جائیں گے، ایک قدم اور آگے جائیں گے، ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے اور نہ Abstain کریں گے بلکہ ان شاء اللہ آگے ہم جائیں گے۔ اس کے علاوہ ہماری حکومت کے جو ہمارے میگا پراجیکٹس تھے جو ہم نے پہلے شروع کئے تھے، پچھلی حکومت میں بی آر ٹی اور اس کے ساتھ سوات ایکسپریس وے اور منی ہائیڈل ڈیمز کے جاری منصوبوں کو ترجیحی بنیادوں پر ان شاء اللہ مکمل کریں گے۔ نوجوانوں پر انوسٹمنٹ ہو گی کیونکہ نوجوان Forty percent پر اونس کا حصہ ہیں اور ان کو ہم پروموٹ کریں گے، سپورٹ کریں گے، ان کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کریں گے۔ سب سے بڑا جو اہم مسئلہ ہے وہ Revenue generation ہے، اس کے لئے ہم نے ہنگامی بنیادوں پر ٹورازم، انرجی اینڈ پاور، مائنز اینڈ منرلز پر ہم ہنگامی بنیادوں پر کام کریں گے تاکہ صوبے کی اپنی ریوینو جنریٹ ہو سکے۔ صنعتی ترقی کا فروغ ہماری

ترجیحات میں شامل ہے۔ روزگار کے مواقع پیدا کرنے ہوں گے کیونکہ صوبے میں بڑی بے روزگاری ہے۔ زراعت ماحولیات فوڈ سیکورٹی کی ترقی کے ساتھ ساتھ تمام شعبوں میں شفافیت لانے پر توجہ دینگے۔ جو سب سے بڑا چیلنج اس وقت صوبے کو ہے، وہ فاٹا کے Merger کا مسئلہ ہے، ان شاءاللہ ہماری حکومت سب سٹیک ہولڈرز کے ساتھ بیٹھ کر ہم فاٹا کو فاٹا کے عوام کی Wishes کے مطابق ان کا مسئلہ حل کریں گے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس میں ہمارے اپوزیشن کے جو لیڈران ہیں، جو ہمارے بڑے ہیں، جو منجھے ہوئے سیاستدان ہیں جن کی بڑی Experiance ہے، ان شاء اللہ یہ ہمارا ساتھ دینگے اور اس طرح یہ مسئلہ ان شاء اللہ جو بہت بڑا مسئلہ ہے کیونکہ یہ اس مسئلے کو ان شاء اللہ حل کریں گے۔ اس کے علاوہ ہم پی ایس ڈی پی، این ایف سی اور نیٹ ہائیڈل پرافٹ میں اے جی این قاضی فارمولے کے مطابق صوبے کے حقوق کے لئے جدوجہد کریں گے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اس دفعہ مرکز میں بھی ہماری حکومت ہے اور صوبے میں بھی پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہے تو ہمارے لئے مالی مشکلات کم ہونگی کیونکہ پچھلی حکومت میں ہمارے ساتھ ناانصافیاں ہوئی ہیں، صوبائی حکومت کے ساتھ اس دفعہ یہ نہیں ہوگا ان شاء اللہ، میں امید رکھتا ہوں اپنی مرکزی حکومت سے کہ وہ خیبر پختونخوا چونکہ بڑا غریب صوبہ ہے، اس پر خصوصی توجہ وہ دے گی۔ میرے صحافی بھائی جو گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں، میری ان سے گزارش ہوگی جو ہمارے اچھے کام ہوں ان کو آپ پروموٹ کریں، اگر ہم سے کچھ غلطیاں ہوتی ہیں تو اس کی نشاندہی کریں اور اس پر پازیٹیو تنقید کریں۔ ہم اس صوبے کے لئے سب اکٹھے چلیں گے، وہ جتنی بھی سرکاری مشنری ہو، اپوزیشن کے میرے بھائی ہوں، حکومتی میرے دوست ہیں، دوستوں اور میڈیا کے دوست سارے مل کہ ان شاء اللہ اس صوبے کی ترقی میں اپنا کردار ادا کریں گے۔ مجھے اپنے رب پہ بھروسہ ہے کہ جو مینڈیٹ اس نے ہمیں دیا ہے اور جو بوجھ دوبارہ عوام کی طرف سے ہمیں ملا ہے ان شاء اللہ ہمیں اسے اٹھانے میں کامیاب و کامران کرے اور اللہ اس صوبے کو امن کا گہوارہ بنائے۔ آخر میں میں آپ سب لوگوں کا ایک دفعہ پھر شکریہ ادا کرتا ہوں، اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ پاکستان زندہ باد۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you, Chief Minister Sahib. Now, I would like to read the order of the Governor because we have completed the business in order of the day as well.

"In exercise of the power conferred by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Iqbal

Zafar Jhagra, Governor of the Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the Provincial Assembly on completion of its business shall stand prorogued on Thursday, the 16th August, 2018, after conclusion of its business fixed for the day.”

اس فرمان کی رو سے میں اسمبلی کے اجلاس کو ملتوی کرتا ہوں۔

(اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

حلف وفاداری/رکنیت

[آرٹیکل 65اور 127]

بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

میں،..............................،صدق دل سے حلف اٹھاتاہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا:

کہ ، بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا، میں، اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ ،اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق،اور ہمیشہ پاکستان کی خود مختاری، سالمیت،استحکام، یکجہتی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا:

[اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)]